از: مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

نظر ثانی: ابو احمد مفتی انس رضا قادری دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش: الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

فتویٰ نمبر	فہرست
	عقائد
1601	مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرنے کی سزا ہمیشہ جہنم ؟
1602	کتے کی پیدائش حضرت آدم علیہ السلام کی ناف سے ہونے والی روایت
1603	اشهد ان محمداً رسول اللہ کا جواب دینے اور انگوٹھے چومنے کی فضیلت
1604	قل انما انا بشر مثلکم آیت کی وضاحت
1605	یا محمد لکھنے کا حکم
1606	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور ہونے پر دلائل
1607	شرک کی تعریف
1608	جبرائیل علیہ السلام کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا استاد کہنے کا حکم
1609	بدعت کی تعریف اور اس کی اقسام
1610	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے والدین کو زندہ کر کے کلمہ پڑھانا
1611	اعلان نبوت سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کس شریعت پر عمل تھا
1612	حدیث ضعیف کا حکم
1613	برائی سے روکنے کے تین درجے
1614	اچھے خواب اللہ کی طرف سے اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہیں
1615	نابالغ کی عبادات کے ثواب کا حکم
1616	جمعہ کے دن ایک نیکی کا ثواب ستر گنا بڑھ جاتا ہے
1617	مزار کو چومنے کا حکم

فہرست

فہرست	فتویٰ نمبر
طہارت	
روڈ ایکسیڈینٹ میں مرنے والے کے غسل و کفن کا حکم	1618
وضو و غسل میں زخم پر مسح کرنے کا حکم	1619
میت کو غسل دینے والا جنبی ہو تو غسل کا حکم	1620
مسجد نبوی کی تصویر والی ٹوپی پہن کر بیت الخلا میں جانے کا حکم	1621
ڈھیلوں سے استنجاء کرنے کے بعد پانی سے استنجاء کرنے کا حکم	1622
پیپ نجاست غلیظہ یا خفیفہ	1623
پیشاب درھم کی مقدار کپڑوں پر لگ جائے تو	1624
دوران نماز مچھر کو مارا اور اس کا خون کپڑوں پر لگ گیا تو	1625
بیل کا پیشاب کپڑوں پر لگ جائے تو اس کا حکم	1626
وضو ہونے یا نہ ہونے میں شک ہو تو وضو کا حکم	1627
دھلا ہوا ہاتھ خشک ہونے پر پانی میں ڈالا تو پانی کا حکم	1628
تیمم کا شرعی طریقہ	1629
گوست کا قیمہ بناتے ہوئے اس سے نکلنے والے خون کا حکم	1630
چیک اپ کے لیے خون نکلوایا تو وضو کا حکم	1631
حیض کی حالت میں درود پاک پڑھنے کا حکم	1632
اذان	
دوران اذان باتوں میں مشغول رہنے کا حکم	1633

فتویٰ نمبر	فہرست

فتویٰ نمبر	فہرست
1651	دوران نماز مچھر کو مارا اور اس کا خون کپڑوں پر لگ گیا تو
	احکام مسجد
1652	مسجد میں کھانا کھاتے ہوئے کچی پیاز کھانے کا حکم
1653	مسجد میں دنیاوی باتیں کرنے کا حکم
1654	مسجد تحت الثریٰ سے آسمان تک مسجد ہی ہے
	روزہ
1655	منت کے روزوں کا وقت
1656	روزے کی حالت میں ناف میں تیل لگانے کا حکم
	نکاح و طلاق
1657	نکاح کے بعد تین ماہ رخصتی نہ ہو تو طلاق کا حکم
1658	اپنے سے بڑی عمر والی عورت سے نکاح کرنے کا حکم
1659	بچے کو دو سال سے زائد دودھ پلانے کا حکم
	خرید و فروخت
1660	کریڈٹ کارڈ کی شرعی حیثیت
1661	نابالغ بچے کی خرید وفروخت کا حکم
1662	300 کا قرآن پاک 1200 میں بیچنے کا حکم
1663	پرندے پالنے اور ان کی خرید و فروخت کا حکم
1664	عورت کے اترے ہوئے بالوں کی خرید و فروخت کا حکم

فہرست

فہرست	فتویٰ نمبر
سیرت	
اصحاب کہف کون تھے؟	1665
سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں آیت	1666
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے داڑھی اور سر کے سفید بال	1667
حضرت فاطمہ رضی اللہ عنھا کی والدہ	1668
وظائف	
نظر بد اتارنے کا روحانی علاج	1669
حافظہ مضبوط کرنے کا وظیفہ	1670
جائز و ناجائز	
مرد کے لیے لال رنگ کا لباس پہننے کا حکم	1671
لے پالک کی ولدیت تبدیل کرنے کا حکم	1672
جھگڑے میں بلا وجہ کسی مسلمان سے نہ بولنے کی قسم اٹھانے کا حکم	1673
سکول ،کالج کی لڑکیوں کا شرعی مسافت کی مقدار ٹرپ پر جانے کا حکم	1674
مزار کو چومنے کا حکم	1675
عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر آتش بازی کرنے کا حکم	1676
چائنہ نمک حلال یا حرام	1677
خواتین کا بالوں میں سیاہ کلر لگانے کا حکم	1678
پیسے دے کر اگلی کلاس کا سرٹیفکیٹ بنوانے کا حکم	1679

فہرست

فہرست	فتویٰ نمبر
مزارات کو عرق گلاب سے غسل دینے کا حکم	1680
ناک ، کان میں بالیاں پہننے کا حکم	1681
دعوت پے کسی ایسے کو ساتھ لے جانا جسے دعوت نہ ہو	1682
سورت توبہ کے شروع میں بسم اللہ پڑھنے کا حکم	1683
مدینے میں مرنے کی تمنا کرنے کا حکم	1684
کسی پاکدامن عورت پر زنا کی تہمت لگانے کا حکم	1685
صرف محمد نام رکھنے کا حکم	1686
قل ھو اللہ احد پڑھ کر جانور ذبح کرنے کا حکم	1687
بدمذھب کے یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کرنے کا حکم	1688
عورت کے لیے گھر میں مردانہ لباس پہننے کا حکم	1689
جوان لڑکیوں کا برقعے میں لوگوں کو وعظ کرنا	1690
عورت کے لیے سر کے بال کاٹنے کا حکم	1691
غریب شخص کو بیٹی کی شادی کے لیے زکاۃ دینے کا حکم	1692
عصر کے بعد کھانے پینے کو ناجائز کہنے کا حکم	1693
ٹیڑھے دانتوں کے لیے تار لگوانے کا حکم	1694
ہاتھوں اور پیروں کے ناخن بڑھانے کا حکم	1695
متفرقات	
بخیل کی تعریف اور اس کی وعیدیں	1696

(فروغ علم دین)

ہم سب کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً" یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو۔

[بخاری:3461]

عقائد

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ قرآن پاک میں ہے کہ جو بندہ کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا جب کہ علماء کہتے ہیں قاتل بھی جنت میں بالآخر جائے گا جبکہ ایمان پر مرا ہو تو اس میں کیا تطبیق ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شیراز علی:User ID

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اگر کسی نے مسلمان کے قتل کو حلال سمجھ کر قتل کیا ہو تو یہ کفر ہے اسی حالت میں قاتل مر گیا تو جہنم میں ہمیشہ رہے گا کیونکہ کفر پر خاتمہ ہوا۔اور اگر حرام جانتے ہوئے قتل کیا تو یہ کفر نہیں لیکن حرام اور کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوا،اس صورت میں آیت کا معنی یہ ہوگا کہ قاتل مدت دراز تک جہنم میں رہے گا کیونکہ آیت میں موجود لفظ خالدا کا ایک معنی مدت دراز بھی ہوتا ہے۔ فرمان باری تعالی ہے: وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِیْهَا ترجمہ:اور جو کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کردے تو اس کا بدلہ جہنم ہے عرصہ دراز تک اس میں رہے گا۔ (القرآن، سورت النساء، آیت 93)

اس آیت کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے:اگر مسلمانوں کے قتل کو حلال سمجھ کر اس کا ارتکاب کیا تو یہ خود کفر ہے اور ایسا شخص ہمیشہ جہنم میں رہے گا اور قتل کو حرام ہی سمجھا لیکن پھر بھی اس کا ارتکاب کیا تب یہ گناہ کبیرہ ہے اور ایسا شخص مدتِ دراز تک جہنم میں رہے گا۔آیت میں ”خَالِدًا“ کا لفظ ہے اس کا ایک معنیٰ ہمیشہ ہوتا ہے اور دوسرا معنیٰ عرصہ دراز ہوتا ہے یہاں دوسرے معنیٰ میں مذکور ہے۔ (تفسیر صراط الجنان، تحت الآیہ، سورۃ النساء، آیت 93)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

5ربیع الاول1446ھ/10ستمبر2024ء

آن لائن
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کہا جاتا ہے کہ سیدنا آدم علیہ السلام کی ناف کی مٹی سے کتے کی پیدائش ہوئی اس کی کیا حقیقت ہے؟

User ID: عارف قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ یہ جو بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرتِ آدم علیہ السّلام کے مبارک جسم میں روح ڈالنے سے پہلے شیطان نے اِن پر مَعاذَ اللہ تھوکا تھا اور اُس تھوک سے کتا پیدا ہوا یہ بالکل بے بنیاد اور فضول بات ہے کسی صحیح روایت میں اس کا تذکرہ نہیں ملتا۔ اس واقعے کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں حضرت مفتی وقار الدین رحمۃ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: کتا بننے کی روایت جو آپ نے لکھی ہے یہ بھی بے بُنیاد اور لَغْو (یعنی فضول) ہے صحیح روایت میں اِس کا کوئی تذکرہ نہیں ملتا۔

(وقار الفتاویٰ، جلد 1، صفحہ 344، بزم وقار الدین، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

6 ربیع الاول 1446ھ/11 ستمبر 2024ء

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

آن لائن
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

اشھد ان محمدا رسول اللہ کے جواب اور انگوٹھے چومنے کی فضیلت

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اذان میں اشھد ان محمدا رسول اللہ کے جواب میں کیا کہنے کا حکم ہے؟ بسم اللہ الرحمن الرحیم

شیراز علی:User ID

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ مستحب یہ ہے کہ جب پہلی شہادت سنے تو کہے: صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ اور جب دوسری سُنے تو دونوں انگوٹھے اپنی دونوں آنکھوں پر لگانے کے بعد کہے: قَرَّتْ عَيْنِي بِكَ يَا رَسُولَ اللهِ پھر یہ کہے اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنّت کی طرف اس کے قائد ہونگے۔ علامہ ابن عابدین شامی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ فرماتے ہیں: يُسْتَحَبُّ أَنْ يُقَالَ عِنْدَ سَمَاعِ الْأُولَى مِنَ الشَّهَادَةِ: صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ، وَعِنْدَ الثَّانِيَةِ مِنْهَا: قَرَّتْ عَيْنِي بِكَ يَا رَسُولَ اللهِ، ثُمَّ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ بَعْدَ وَضْعِ ظُفْرَيْ الْإِبْهَامَيْنِ عَلَى الْعَيْنَيْنِ فَإِنَّهُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - يَكُونُ قَائِدًا لَهُ إِلَى الْجَنَّةِ، كَذَا فِي كَنْزِ الْعِبَادِ. اهـ. قُهُسْتَانِيٌّ، وَنَحْوُهُ فِي الْفَتَاوَى الصُّوفِيَّةِ. وَفِي كِتَابِ الْفِرْدَوْسِ (مَنْ قَبَّلَ ظُفْرَيْ إِبْهَامِهِ عِنْدَ سَمَاعِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ فِي الْأَذَانِ أَنَا قَائِدُهُ وَمُدْخِلُهُ فِي صُفُوفِ الْجَنَّةِ) ترجمہ: مستحب یہ ہے کہ جب پہلی شہادت سنے تو کہے: صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ اور جب دوسری سُنے تو دونوں انگوٹھے اپنی دونوں آنکھوں پر لگانے کے بعد کہے: قَرَّتْ عَيْنِي بِكَ يَا رَسُولَ اللهِ پھر یہ کہے اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنّت کی طرف اس کے قائد ہونگے جیسے کہ کنزُ العِباد، قہستانی اور الفتاوی الصّوفیہ میں ہے اور کتابُ الفردوس میں ہے کہ جس نے اذان میں اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ سننے کے بعد اپنے دونوں انگوٹھوں کو بوسہ دیا تو جنّت کی صفوں میں، میں اس کا قائد اور داخل کرنے والا ہوں گا۔ (ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب فی کراھۃ تکرار الجماعۃ فی المسجد، جلد1، صفحہ398، دار الفکر، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

6ربیع الاول1446ھ/11 ستمبر2024ء

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

1604

آن لائن
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

قل انما انا بشر مثلکم آیت کی وضاحت

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اس آیت قل انما انا بشر مثلکم سے کیا مراد ہے؟

User ID: شیراز علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو عاجزی کی تعلیم دی اور انہیں یہ کہنے کا حکم دیا کہ میں بھی تمہاری طرح آدمی ہوں (یعنی جیسے تم انسان ہو اسی طرح میں بھی انسان ہوں) البتہ مجھے (تم پر) یہ خصوصیت حاصل ہے کہ میری طرف وحی آتی ہے اور وحی کے سبب اللہ تعالیٰ نے مجھے اعلیٰ مقام عطا کیا ہے۔ یہ مراد نہیں جیسا کہ بعض جاہلوں نے مراد لیا کہ حضور ﷺ ہم جیسے بشر ہیں اسی لیے اللہ پاک نے حضور ﷺ کو یہ کہنے کا حکم فرمایا۔ کیونکہ کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ حضور اقدس ﷺ کو، اپنے جیسا بشر کہے کیونکہ جو کلمات عزت و عظمت والے اصحاب عاجزی کے طور پر فرماتے ہیں انہیں کہنا دوسروں کے لئے روا یعنی جائز نہیں ہوتا۔ صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں "صورتِ خاصہ میں کوئی بھی آپ ﷺ کا مثل نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو حسن و صورت میں بھی سب سے اعلیٰ و بالا کیا اور حقیقت و روح و باطن کے اعتبار سے تو تمام انبیاء (علیہم السلام) اوصافِ بشر سے اعلیٰ ہیں، جیسا کہ شفاء قاضی عیاض میں ہے اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ نے شرح مشکوٰۃ میں فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام کے اَجسام و ظواہر تو حد بشریت پر چھوڑے گئے اور ان کے ارواح و بواطن بشریت سے بالا اور ملاءِ اعلیٰ سے متعلق ہیں۔ شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ نے سورۂ والضحیٰ کی تفسیر میں فرمایا کہ آپ کی بشریت کا وجود اصلا نہ رہے اور غلبۂ اَنوارِ حق آپ پر علی الدّوام حاصل ہو۔ بہر حال آپ (ﷺ) کی ذات و کمالات میں آپ کا کوئی بھی مثل نہیں۔ اس آیتِ کریمہ میں آپ کو اپنی ظاہری صورتِ بشریہ کے بیان کا اظہارِ تواضع کے لئے حکم فرمایا گیا، یہی فرمایا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے۔ (خزائن العرفان، الکہف، تحت الآیۃ: 110، صفحہ 529، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

6 ربیع الاول 1446ھ / 11 ستمبر 2024ء

الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللہ

1605

آن لائن
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ یا محمد ﷺ لکھنا جائز ہے کیا؟ اگر نہیں تو تفصیل اگر جائز تب بھی تفصیل سے سمجھا دیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID: حمید انور

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ یا محمد لکھنے کی شرعا اجازت نہیں۔ کیونکہ حضور ﷺ کو نام کے ساتھ نداء کرنے سے رب العالمین نے منع فرمایا ہے لکھنا بھی ہو تو یا رسول اللہ، یا حبیب اللہ لکھا جائے۔ چنانچہ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: ﴿لَا تَجۡعَلُوۡا دُعَآءَ الرَّسُوۡلِ بَیۡنَکُمۡ کَدُعَآءِ بَعۡضِکُمۡ بَعۡضًا﴾ ترجمہ کنزالایمان: رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرا لو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے۔ (القرآن، پارہ 18، سورۃ النور، آیت 63)

اس آیت کے تحت جلالین میں ہے: "لاتنادوہ باسمہ فتقولوا یا محمد ولا بکنیتہ فتقولوا یا ابا القاسم بل نادوہ وخاطبوا بالتعظیم والتکریم والتوقیر بان تقولوا یا رسول اللہ یا نبی اللہ یا امام المرسلین یا رسول رب العلمین یا خاتم النبیین واستفید من الآیۃ انہ لایجوز نداء النبی بغیر مایفید التعظیم لافی حیاتہ ولابعد وفاتہ" ترجمہ: حضور سید عالم ﷺ کو ان کے نام یا کنیت سے نہ پکارو یوں نہ کہو یا محمد یا ابا القاسم بلکہ حضور سید عالم ﷺ کو تعظیم و تکریم و توقیر کے ساتھ پکارو، یا نبی اللہ 'یا امام المرسلین یا رسول رب العلمین یا خاتم النبیین اس آیت سے یہ فائدہ حاصل ہوا کہ نبی کو ایسے الفاظ سے ندا جائز نہیں جو تعظیم کے نہ ہو نہ حیات ظاہری میں نہ بعد حیات ظاہری۔ (تفسیر جلالین، پارہ 18، سورہ نور، آیۃ 63)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

7 ربیع الاول 1446ھ / 12 ستمبر 2024ء

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ — وعلیٰ اٰلک واصحابک یاحبیب اللہ

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نور ہونے پر دلائل

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور ہونے اور سب سے پہلے نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پیدا ہونے کے دلائل کیا ہے؟

User ID:علی اسد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نور ہونے پر قرآن وحدیث میں بکثرت دلائل موجود ہیں۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِیْنٌ ترجمہ کنزالعرفان: بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آگیا اور ایک روشن کتاب۔ (پ6، المائدۃ: 15)

علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ لفظ "نُور" کی تفسیر لکھتے ہوئے فرماتے ہیں: "وَهُوَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عليه والهٖ وسلَّم" نور سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔ (تفسیر جلالین، المائدۃ، تحت الآیۃ: 15، 2 / 33)

علامہ صاوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "وَسُمِّيَ نُوْرًا لِاَنَّهٗ يُنَوِّرُ الْبَصَائِرَ وَ يَهْدِيْهَا لِلرَّشَادِ وَلِاَنَّهٗ اَصْلُ كُلِّ نُوْرٍ حِسِّيٍّ وَ مَعْنَوِيٍّ" یعنی حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام اس آیت میں نور رکھا گیا اس لیے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بصیرتوں کو روشن کرتے ہیں اور انہیں رُشد وہدایت فرماتے ہیں اور اس لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہر نور حسی (وہ نور جسے دیکھا جاسکے) اور معنوی (جیسے علم وہدایت) کی اصل ہیں۔

(تفسیر صاوی، المائدۃ، تحت الآیۃ: 15، 2 / 486)

مصنف عبد الرزاق میں ہے: عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال: قلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بابی انت وامی اخبرنی عن اول شئی خلقہ اللہ تعالیٰ قبل الاشیاء قال یا جابر ان اللہ تعالیٰ قد خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہ ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان! مجھے بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کس شے کو پیدا کیا؟ حضور نبیِّ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اے جابر! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق (کو پیدا کرنے) سے پہلے تمہارے نبی (محمد مصطفیٰ) کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا

(الجزء المفقود من الجزء الاول من المصنف لعبد الرزاق، ص63، حدیث: 18، المواہب اللدنیہ، 1 / 36)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

7 ربیع الاول 1446ھ / 12 ستمبر 2024ء

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ شرک کسے کہتے ہیں؟ اس کی تعریف بیان کریں۔

User ID: ساجد علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اللہ عزوجل کی ذات و صفات میں کسی کو شریک ٹھہرانا شرک ہے یعنی اللہ عزوجل کے لیے بیوی بیٹے وغیرہ کا نظریہ ذات میں شرک ہے جیسے عیسائی کرتے ہیں اور صفات میں شرک سے مراد ہے کہ اللہ عزوجل کی طرح کسی کو رازق، کارساز وغیرہ جاننا۔ مسلمان صالحین ہستیوں کو اللہ عزوجل کی ذات و صفات میں ہرگز شریک نہیں ٹھہراتے بلکہ یہ نظریہ ہے کہ اللہ عزوجل کی عطا سے یہ تصرفات کرتے ہیں اور ان ہستیوں کے تصرفات پر دلائل موجود ہیں. حضرت امام سعدالدّین تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ شرح عقائد نسفیہ میں شرک کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اَلۡاِشۡرَاكُ هُوَ اِثۡبَاتُ الشَّرِيكِ فِی الۡاُلُوهِيَةِ، بِمَعۡنَى وُجُوبِ الۡوُجُودِ كَمَا لِلۡمَجُوسِ اَوۡ بِمَعۡنَى اِسۡتِحۡقَاقِ العِبَادَةِ كَمَا لِعَبَدَةِ الۡاَصۡنَامِ یعنی مجوسیوں (آگ کی عبادت کرنے والوں) کی طرح کسی کو واجب الوجود جان کر اُلوہیت میں شریک کرنا یا بُت پرستوں کی طرح کسی کو عبادت کا حقدار سمجھنا شرک کرنا کہلاتا ہے۔

(شرح عقائد نسفیہ، صفحہ 203)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

16 ربیع الاول 1446ھ/21 ستمبر 2024ء

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

آن لائن
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کچھ لوگوں کا ماننا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے استاد حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے۔ کہ انہوں نے حضور ﷺ کو نماز کا طریقہ سکھایا تھا۔ اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

User ID: محمد علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ جبرائیل علیہ السلام کو حضور ﷺ کا استاد کہنا شرعا درست نہیں کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جبرائیل امین علیہ السلام اور تمام انبیاء و مرسلین سے افضل و اعلیٰ ہیں اور جبرائیل علیہ السلام کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا استاد کہنے میں ان کے مرتبے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھانا ہے جو کہ شرعاً درست نہیں لہذا جبرائیل علیہ السلام حضور ﷺ کے خادم ہیں استاد نہیں ۔ہاں اللہ کے حکم سے جبرائیل علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کا طریقہ بتایا، سکھایا نہیں، سکھانے والا رب عزوجل ہے اور جبرائیل علیہ السلام کے بتانے کی وجہ تعلیم امت تھی یہ نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا علم نہیں تھا۔ مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں :امت کی تعلیم کے لیے ورنہ حضور خود تو پہلے ہی سب کچھ جانتے تھے، نبوت سے پہلے غار ثور میں اعتکاف اور عبادت کرتے تھے، مگر اب یہ احکام شرعیہ بنے، لہذا جبرئیل امین نے سکھایا نہیں، بلکہ رب کی طرف سے پہنچایا، لہذا جبرائیل امین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم ہیں، استاد نہیں، سکھانے والا رب ہے۔ تاکہ حضور اپنی امت کو یہ سکھائیں۔ اس کی شرح پہلے گزر چکی کہ یہ وسوسہ کا علاج ہے۔

(مرآۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح، جلد1، حدیث366)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

16ربیع الاول 1446ھ/21 ستمبر 2024ء

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ　　وعلیٰ الک واصحابک یاحبیب اللہ

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ بدعت کیا ہوتی ہے ؟بدعت کتنے قسم کی ہوتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID: محمد قریشی

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ ہر وہ نیا کام جو حضور ﷺ کے زمانے کے بعد رائج ہو بدعت کہلاتا ہے۔ بنیادی طور پر بدعت کی دو قسمیں ہیں: (1) بدعتِ حسنہ: ایسا نیا کام جو قرآن و حدیث کے مخالف نہ ہو اور مسلمان اسے اچھا جانتے ہوں، تو وہ کام مردود و باطل نہیں ہوتا۔ مثلاً: اسلامی سرحدوں کی حفاظت کے لئے قلعے بنانا، مدارس قائم کرنا اور علمی کام کی تصنیف کرنا وغیرہ وغیرہ (2) بدعتِ سیئہ: دین میں ایسا نیا کام کہ جو قرآن و حدیث سے ٹکراتا ہو۔ مثلاً: اردو میں خطبہ دینا یا اردو میں اذان دینا وغیرہ۔ بدعت کی یہی دو قسمیں رسول اکرم ﷺ کے فرمان سے ماخوذ ہیں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: "من سن فی الاسلام سنة حسنة فعمل بها بعده كتب له مثل اجر من عمل بها ولا ينقص من اجورهم شیء و من سن فی الاسلام سنة سيئة فعمل بها بعده كتب عليه مثل وزر من عمل بها ولا ينقص من اوزارهم شيئا" ترجمہ: جس نے اسلام میں کوئی اچھا کام جاری کیا اور اس کے بعد اس پر عمل کیا گیا تو اسے اس پر عمل کرنے والوں کی طرح اجر ملے گا اور عمل کرنے والوں کے اجر و ثواب میں بھی کوئی کمی نہیں ہوگی اور جس نے اسلام میں کوئی برا طریقہ نکالا اور اس کے بعد اس پر عمل کیا گیا تو اسے اس پر عمل کرنے والوں کی مانند گناہ ملے گا اور عمل کرنے والوں کے گناہوں میں بھی کوئی کمی نہ کی جائے گی۔

(صحیح مسلم، صفحہ 394، حدیث: 2351)

بدعت کی تقسیم کرتے ہوئے علامہ بدرُ الدِّین عینی رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات: 855ھ) فرماتے ہیں: "ثم البدعة على نوعين: ان كانت مما تندرج تحت مستحسن فی الشرع فهی حسنة وان كانت مما تندرج تحت مستقبح فی الشرع فهی مستقبحة" ترجمہ: بدعت کی دو قسمیں ہیں: (1) اگر وہ شریعت میں کسی اچھے کام کے تحت ہو، تو بدعتِ حسنہ ہوگی۔ (2) اگر شریعت میں کسی قبیح امر (برے کام) کے تحت ہو، تو بدعتِ قبیحہ یعنی سیئہ ہوگی۔

(عمدۃ القاری، جلد 8، صفحہ 245، تحت الحدیث: 2010)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

20 ربیع الاول 1446ھ / 25 ستمبر 2024ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے والدین کو زندہ کر کے کلمہ پڑھایا تھا؟ اگرہاں تو کیوں پڑھایا جبکہ وہ تو حالت ایمان میں فوت ہوئے تھے؟

User ID: محمد قریشی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین شروع سے ہی مسلمان تھے ہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زندہ کر کے کلمہ پڑھوایا اور اس سے مقصود شرف صحابیت سے نوازنا تھا۔ سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: حضرات ابوین کریمین رضی اللہ تعالی عنہما کا انتقال عہد اسلام سے پہلے تھا تو اس وقت تک صرف اہل توحید واہل لاالٰہ الا اللہ تھے تو نہی از قبیلِ لیس ذٰلک لک ہے۔ بعدہ رب العزت جل جلالہ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے صدقے میں ان پر تمام نعمت کے لئے اصحاب کہف رضی اللہ تعالی عنہم کی طرح انہیں زندہ کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر ایمان لا کر، شرف صحابیت پا کر آرام فرمایا۔

(فتاوی رضویہ، جلد30، صفحہ 285-286، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

20 ربیع الاول 1446ھ/25 ستمبر 2024ء

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ — وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان نبوت 40 سال جی عمر میں کیا سوال یہ ہے کہ اعلان نبوت سے پہلے کس شریعت پر عمل کرتے تھے؟

User ID: سید ذوالفقار احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں مختلف اقوال ہیں کہ حضور ﷺ اعلان نبوت سے پہلے کس نبی کی شریعت پر عامل تھے جس کی تفصیل ذکر کرتے ہوئے علامہ بدر الدین عینی علیہ الرحمہ عمدۃ القاری میں فرماتے ہیں: " اختلف فيه على ثمانية أقوال: أحدها: أنه كان يتعبد بشريعة إبراهيم۔ الثانی: بشريعة موسى۔ الثالث: بشريعة عيسى۔ الرابع: بشريعة نوح حكاه الآمدی۔ الخامس: بشريعة آدم حكى عن ابن برهان۔ السادس: أنه كان يتعبد بشريعة من قبله من غير تعيين۔ السابع: أن جميع الشرائع شرع له حكاه بعض شراح المحصول من المالكية۔ الثامن الوقف فی ذلك وهو مذهب ابی المعالی الامام واختاره الآمدی۔ "یعنی اس بارے میں آٹھ مختلف اقوال ہیں۔ پہلا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شریعت کے مطابق عبادت کرتے تھے۔ دوسرا: حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت کے مطابق عبادت کیا کرتے تھے۔ تیسرا: حضرت عیسی علیہ السلام کی شریعت کے مطابق عبادت کیا کرتے تھے۔ چوتھا: حضرت نوح علیہ السلام کی شریعت کے مطابق عبادت کیا کرتے تھے، اس قول کو آمدی نے حکایت کیا۔ پانچواں: حضرت آدم علیہ السلام کی شریعت کے مطابق عبادت کیا کرتے تھے، یہ قول ابن برھان سے حکایت کیا گیا ہے۔ چھٹا: بلاتعین پہلے کی شریعت کے مطابق عبادت کیا کرتے تھے۔ ساتواں: تمام پچھلی شریعتوں پر عمل کرنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مشروع وجائز تھا، اس قول کو علمائے مالکیہ سے بعض شارحین محصول نے حکایت کیا۔ آٹھواں: اس میں توقف ہے اور یہ ابو المعالی کا مذہب ہے اور اسی کو آمدی نے اختیار کیا۔

(عمدۃ القاری، جلد1، صفحہ111، مطبوعہ: بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

23 ربیع الاول 1446ھ/ 28 ستمبر 2024ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ضعیف حدیث کی کیا حیثیت ہے اہلسنت والجماعت کے نزدیک؟

User ID: خرم خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ محدثین کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ فضائل واعمال میں حدیث ضعیف پر عمل کرنا جائز ہے البتہ احکام مثلا حلال وحرام میں حدیث ضعیف پر عمل نہیں کیا جائے گا جب تک کہ وہ دیگر سندوں سے تقویت پاکر حسن کے درجے تک نہ پہنچ جائے۔اس متعلق امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ نے بہترین نقطہ بیان فرمایا آپ فرماتے ہیں: حدیث ضعیف پر فضائل اعمال میں عمل اس لئے ٹھیک ہے کہ اگر واقع میں صحیح ہُوئی جب تو جو اس کا حق تھا کہ اس پر عمل کیا جائے حق ادا ہو گیا اور اگر صحیح نہ بھی ہو تو اس پر عمل کرنے میں کسی تحلیل یا تحریم یا کسی کی حق تلفی کا مفسدہ تو نہیں اور ایک حدیث ضعیف میں آیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جسے مجھ سے کسی عمل پر ثواب کی خبر پہنچی وہ اس پر عمل کرلے اُس کا اجر اُسے حاصل ہو اگرچہ وہ بات واقع میں میں نے نہ فرمائی ہو۔

(فتاوی رضویہ، جلد5 ، صفحہ 112، رضافاؤنڈیشن،لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

17صفر المظفر 1446ھ/23 اگست 2024ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا یہ حدیث ہے کہ اگر طاقت ہے تو غلط کو ہاتھ سے روکو، نہیں تو زبان سے برا کہو، نہیں تو کم سے کم دل سے برا جانو؟ **بسم اللہ الرحمن الرحیم**

User ID:سمیع اللہ ارائیں

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اس مفہوم کی حدیث پاک موجود ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ برائی سے روکنے اور نیکی کی دعوت کی ہر شخص کو اس کی طاقت کے مطابق ذمہ داری دی گئی ہے۔ لہٰذا وہ طبقہ جسے لوگوں پر غلبہ اور تسلط حاصل ہے، ان کے لئے لازم ہے کہ اگر یہ اپنے ماتحت کو برائی میں مبتلا دیکھیں تو شریعت کی مقرر کردہ حد میں رہتے ہوئے سزا دے کر بھی ان کو برائی سے روکیں۔ علماء اپنے وعظ و تحریر کے ذریعے روکیں اور وہ عام لوگ جو زبان سے بھی برائی کو روکنے کی قوت نہیں رکھتے تو وہ برائی کو دل سے برا جانیں، اگرچہ یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔ رسولِ پاک ﷺ نے فرمایا: من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ و ذالک اضعف الایمان یعنی جو تم میں سے کوئی برائی دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے بدل دے اور اگر وہ اس کی قوت نہیں رکھتا تو اپنی زبان سے (روک دے) پھر اگر وہ اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا تو دل سے (برا جانے) اور یہ سب سے کمزور ایمان کا درجہ ہے۔ **(مسلم، ص 48، حدیث: 177)**

مرآۃ المناجیح میں اس کے تحت ہے: بُرائی کو بدلنے کے لیے ہر طبقے کو اس کی طاقت کے مطابق ذمہ داری سونپی گئی کیونکہ اسلام میں کسی بھی انسان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دی جاتی۔ اربابِ اقتدار، اساتذہ، والدین وغیرہ جو اپنے ماتحتوں کو کنڑول کر سکتے ہیں وہ قانون پر سختی سے عمل کرا کے اور مخالفت کی صورت میں سزا دے کر بُرائی کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔ مبلغینِ اسلام، علماء و مشائخ، اَدیب و صحافی اور دیگر ذرائع اَبلاغ مثلاً ریڈیو اور ٹی وی وغیرہ سے سبھی لوگ اپنی تقریروں تحریروں بلکہ شعراء اپنی نظموں کے ذریعے بُرائی کا قلع قمع کریں اور نیکی کو فروغ دیں۔ بِلِسانِہٖ (زبان سے روکنے) کے تحت یہ تمام صورتیں آتی ہیں اور عام مسلمان جسے اقتدار کی کوئی صورت بھی حاصل نہیں اور نہ ہی وہ تحریر و تقریر کے ذریعے بُرائی کا خاتمہ کر سکتا ہے وہ دل سے اس بُرائی کو برا سمجھے، اگرچہ یہ ایمان کا کمزور ترین مرتبہ ہے۔ کیونکہ کوشش کر کے زبان سے روکنا چاہیے لیکن دل سے جب برا سمجھے گا تو یقیناً خود بُرائی کے قریب نہیں جائے گا اور اس طرح معاشرے کے بے شمار افراد خود بخود راہِ راست پر آ جائیں گے۔ حدیث شریف سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ جو آدمی برائی کو دل سے بھی برا نہ جانے اسے اپنے آپ کو مؤمنین میں شمار کرنے کا کوئی حق نہیں کیونکہ دل سے بُرا سمجھنے میں تو کسی کا ڈر نہیں، پھر بھی بُرا نہیں سمجھتا تو معلوم ہوا وہ اس پر راضی ہے۔

(مرآۃ المناجیح، جلد6، صفحہ 503، مکتبہ اسلامیہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

22 ربیع الاول 1446ھ/27 ستمبر 2024ء

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا ناپاکی کی حالت میں آنے والا اچھا خواب بھی شیطان کی طرف سے ہے؟

User ID:عارف قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ مطلقا اچھے خواب اللہ پاک کی طرف سے ہوتے ہیں چاہے جس مرضی حالت میں آئیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہے۔ اچھے خوابوں کو بیان کرنے اور برے خوابوں کو بیان نہ کرنے کا فرمایا گیا ہے۔ بخاری شریف میں ہے سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: إذا رای احدکم الرؤیا یحبھا فإنھا من اللہ فلیحمد اللہ علیھا ولیحدث بھا، وإذا رای غیر ذلک مما یکرہ، فإنما ھی من الشیطان، فلیستعذ من شرھا، ولا یذکرھا لاحد، فإنھا لن تضرہ یعنی: کہ جب تم میں سے کوئی شخص خواب دیکھے جسے وہ پسند کرتا ہو تو وہ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اور اس پر اسے اللہ کی تعریف کرنا چاہئیے اور اسے بیان بھی کرنا چاہئیے اور جب کوئی خواب ایسا دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہو تو وہ شیطان کی طرف سے ہے اور اسے چاہئیے کہ اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے اور اس کا ذکر کسی سے نہ کرے، کیونکہ وہ اسے ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ (بخاری، رقم الحدیث 7045)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

23ربیع الاول1446ھ/28 ستمبر2024ء

الصلوۃ والسلام علیك یارسول اللہ

1615

آن لائن
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

نابالغ کی عبادات میں ثواب کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ 5 سال کے بچے پر نماز تو فرض نہیں لیکن اگر وہ پڑھے تو کیا اسے ثواب ملے گا ؟

User ID:حافظ یاسر علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ نابالغ اگر درست طریقے سے عبادت کرے تو اس کو اس کی عبادات کا ثواب ملتا ہے اگرچہ اس پر کوئی عبادت شرعا لازم نہیں ہوتی۔ الاشباہ والنظائر میں ہے: "وتصح عباداته وان لم تجب علیه واختلفوا فی ثوابها والمعتمد انه له وللمعلم ثواب التعلیم وکذا جمیع حسناته" ترجمہ: بچے پر اگرچہ عبادات واجب نہیں، لیکن (اگر وہ عبادات کرتا ہے، تو) اس کی عبادات درست ہیں اور اسے عبادات کا ثواب ملنے یا نہ ملنے کے بارے میں اختلاف ہے اور معتمد قول یہ ہے کہ اسے ثواب ملتا ہے اور معلم کو بھی تعلیم کا ثواب ملے گا، یہی حکم بچے کی تمام نیکیوں کا ہے۔

(الاشباہ والنظائر، صفحہ 264، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

22 ربیع الاول 1446ھ/27 ستمبر 2024ء

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا جمعہ کے دن کی ایک نیکی کا ثواب ستر گنا بڑھا دیا جاتا ہے ؟ حوالہ چاہیے۔

User ID:علی نواز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

یہ روایت کسی حدیث کی کتاب میں نظر سے نہیں گزری البتہ مشکاۃ المصابیح کی شرح مرآۃ المناجیح میں یہ فضیلت لکھی گئی ہے کہ جمعہ والے دن ایک نیکی کا ثواب ستر گنا بڑھا دیا جاتا ہے ۔ایک حدیث پاک کے تحت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: یہاں جمعہ کے دن کا درود مراد ہے کیونکہ جمعہ کی ایک نیکی ستر کے برابر ہوتی ہے اسی لیے جمعہ کا حج حج اکبر کہلاتا ہے اور اس کا ثواب ستر ۷۰ حج کا۔

(مراۃ المناجیح، جلد2، صفحہ 106، نعیمی کتب خانہ گجرات)

ایک اور جگہ فرماتے ہیں :یعنی اکثر جمعہ کو روزہ رکھتے تھے، چونکہ جمعہ کی نیکی کا ثواب ستر گنا ہے۔

(مرآۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح جلد:3 , حدیث نمبر:2058)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

23ربیع الاول 1446ھ/28ستمبر 2024ء

مزار کو چومنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اللہ کے ولی کی مزار کو چومنا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID:مجاہد

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ قبر یا مزار کو چومنا نہیں چاہیے قبر کو چومنا منع ہے اور نہ چومنے میں ادب بھی زیادہ ہے۔ سیدی امام اہلسنت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: زیارت کرنے والے کو مزار کا بوسہ نہیں لینا چاہئے، علماء کا اس میں اختلاف ہے لہذا بچنا بہتر ہے اور اسی میں ادب زیادہ ہے۔

(فتاوی رضویہ، جلد22، صفحہ 475، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: قبر کو بوسہ دینا بعض علما نے جائز کہا ہے، مگر صحیح یہ ہے کہ منع ہے۔

(بہار شریعت، جلد1، حصہ 4، صفحہ 855، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

5 ربیع الاول 1446ھ / 10 ستمبر 2024ء

طہارت

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ روڈ ایکسیڈینٹ میں کوئی مر جائے اور اس کے جسم سے مسلسل خون بہہ رہا ہو تو کیا اسے غسل دیں گے؟

User ID: محمد محسن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ روڈ ایکسیڈینٹ میں مرنے والے کے لیے شہادت کا درجہ ہے اور ایسا شخص شہید حکمی کہلائے گا کہ شہادت کی فضیلت پائے گا لیکن شہید حقیقی والے احکام اس پے لاگو نہیں ہوں گے اسے غسل و کفن دیا جائے گا ہاں غسل و کفن کے بعد جو خون اس کے جسم سے نکلے اسے دھو دیا جائے غسل و کفن کا اعادہ کرنے کی حاجت نہیں۔ بدائع الصنائع میں ہے: "انه ينال ثواب الشهداء ۔۔۔ إنهم شهداء بشهادة الرسول صلى الله عليه وسلم لهم بالشهادة، وإن لم يظهر حكم شهادتهم في الدنيا، ملخصا" ترجمہ: شہیدِ حکمی کو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ یہ سب اس لیے شہید قرار پائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کے لیے شہادت کی گواہی دی ہے، اگرچہ دنیا میں ان کی شہادت کا حکم جاری نہیں ہوتا (یعنی ان پر فقہی شہید والے احکام جاری نہیں ہوتے)۔

(بدائع الصنائع، ج 01، ص 322، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "میّت کے بدن و کفن کا پاک ہونا۔ بدن پاک ہونے سے یہ مراد ہے کہ اسے غسل دیا گیا ہو یا غسل ناممکن ہونے کی صورت میں تیمم کرایا گیا ہو اور کفن پہنانے سے پیشتر اسکے بدن سے نجاست نکلی تو دھو ڈالی جائے اور بعد میں خارج ہوئی تو دھونے کی حاجت نہیں اور کفن پاک ہونے کا یہ مطلب ہے کہ پاک کفن پہنایا جائے اور بعد میں اگر نجاست خارج ہوئی اور کفن آلودہ ہوا، تو حرج نہیں۔"

(بہار شریعت، ج 1، حصہ 4، ص 827، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

17 صفر المظفر 1446ھ / 23 اگست 2024ء

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

1619

آن لائن
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اگر چہرے یا ہاتھ پر کوئی زخم ہو جائے جس پر پانی بہانا نقصان کا سبب ہو تو کیا وضو اور غسل میں ہاتھ تر کر کے اوپر پھیرنا کافی ہے؟

User ID: سید حمی راہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اگر زخم پر پانی بہانے سے نقصان کا اندیشہ ہو تو زخم کے اوپر ہاتھ تر کر کے مسح کر لینا کافی ہے زخم کو دھونا ضروری نہیں۔ در مختار میں ہے: ”لزوم غسل المحل ولو بماء حار، فإن ضر مسحه، فإن ضر مسحها، فإن ضر سقط أصلا“ یعنی: اولاً زخم کی جگہ کو دھونا ہی لازم ہے اگرچہ گرم پانی سے ہو اور اگر دھونے سے ضرر ہو تو مسح کرے، اگر زخم کی جگہ پر مسح کرنے سے بھی ضرر ہو تو پٹی پر مسح کرے، اگر پٹی پر مسح کرنے سے بھی ضرر ہو تو معافی ہے۔

(در مختار معہ رد المحتار، جلد 01، صفحہ 517، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاوی رضویہ میں ہے: ”صورتِ مسئولہ میں غسل یا وضو کسی کیلئے تیمم جائز نہیں وضو کیلئے نہ جائز ہونا تو ظاہر کہ ران کو وضو سے کوئی علاقہ نہیں اور غسل کیلئے یوں نا روا کہ اکثر بدن پر پانی ڈال سکتا ہے لہٰذا وضو تو بلا شبہ تمام و کمال کرے اور غسل کی حاجت ہو تو اگر مضرت صرف ٹھنڈا پانی کرتا ہے گرم نہ کرے گا اور اسے گرم پانی پر قدرت ہے تو بیشک پورا غسل کرے اتنی جگہ کو گرم پانی سے دھوئے باقی بدن گرم یا سرد جیسے سے چاہے، اور اگر ہر طرح کا پانی مضر ہے یا گرم مضر تو نہ ہو گا مگر اسے اس پر قدرت نہیں تو ضرر کی جگہ بچا کر باقی بدن دھوئے اور اس موضع پر مسح کر لے اور اگر وہاں بھی مسح نقصان دے مگر دوا یا پٹی کے حائل سے پانی کی ایک دھار بہا دینی مضر نہ ہو گی تو وہاں اُس حائل ہی پر بہا دے باقی بدن بدستور دھوئے اور اگر حائل پر بھی پانی بہانا مضر ہو تو دوا یا پٹی پر مسح ہی کر لے اگر اس سے بھی مضرت ہو تو اُتنی جگہ خالی چھوڑ دے۔ جب وہ ضرر دفع ہو تو جتنی بات پر قدرت ملتی جائے بجا لاتا جائے۔ یہی سب حکم وضو میں ہیں۔ اگر اعضائے وضو میں کسی جگہ کوئی مرض ہو۔“

(فتاوی رضویہ، جلد 01 (ب)، صفحہ 617-618، رضا فاؤنڈیشن)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

5 ربیع الاول 1446ھ / 10 ستمبر 2024ء

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اگر میت کو غسل دینے والا جنبی ہو تو کیا غسل ہو جائے گا؟

User ID: حمید انور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ میت کو اگر شرعی طریقہ کار کے مطابق غسل دیا گیا تو غسل ہو جائے گا اگرچہ غسل دینے والا جنبی ہو البتہ جنبی کا میت کو غسل دینا مکروہ ہے۔ بہتر یہ ہے کہ میت کو باطہارت، پرہیزگار، متقی، دیانتدار شخص غسل دے۔ فتاوی ہندیہ میں ہے: وَیَنْبَغِی أَنْ یَکُونَ غَاسِلُ الْمَیِّتِ عَلَی الطَّهَارَةِ كَذَا فِي فَتَاوَى قَاضِي خَانْ، وَلَوْ كَانَ الْغَاسِلُ جُنُبًا أَوْ حَائِضًا أَوْ كَافِرًا جَازَ وَيُكْرَهُ، كَذَا فِي مِعْرَاجِ الدِّرَايَةِ. ترجمہ: اور مناسب ہے کہ میت کو غسل دینے والا باطہارت ہو ایسا ہی فتاوی قاضی خان میں ہے اور اگر غسل دینے والا جنبی یا حائضہ یا کافر ہو تو جائز ہے (غسل ہو جائے گا) لیکن یہ مکروہ ہے۔ ایسا ہی معراج الدرایۃ میں ہے۔ ("الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی، جلد 1، صفحہ 159، العلمیہ)

بہار شریعت میں ہے: نہلانے والا باطہارت ہو، جنب یا حیض والی عورت نے غسل دیا تو کراہت ہے مگر غسل ہو جائے گا اور بے وضو نے نہلایا تو کراہت بھی نہیں، بہتر یہ ہے کہ نہلانے والا میّت کا سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار ہو، وہ نہ ہو یا نہلانا نہ جانتا ہو تو کوئی اور شخص جو امانت دار و پرہیز گار ہو۔ (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 816، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

7 ربیع الاول 1446ھ / 12 ستمبر 2024ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ آج کل ٹوپی کے اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی تصاویر بنی ہوتی ہیں۔ایسی ٹوپی پہن کر بیت الخلاء میں جانا کیسا ہے؟

User ID: رانا محمد قاسم جمیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ ایسی ٹوپی پہن کر بیت الخلاء میں نہیں جانا چاہیے کہ عرف میں اسے بے ادبی تصور کیا جاتا ہے اور ادب و بے ادبی کا معیار عرف پر ہے۔سیدی امام اہلسنت اعلی حضرت الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں : قرآن مجید اگرچہ دس ۱۰ غلافوں میں ہو پاخانے میں لے جانا بلاشبہہ مسلمانوں کی نگاہ میں شنیع اور اُن کے عرف میں بے ادبی ٹھہرے گا اور ادب و توہین کا مدار عرف پر ہے۔

(فتاوی رضویہ، جلد4، صفحہ 609، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

6ربیع الاول1446ھ/11ستمبر2024ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ پیشاب کرنے کے بعد پتھروں سے استنجاء کیا، نجاست بالکل صاف ہوگئی کیا اس کے بعد پھر پانی سے استنجاء کرنا ضروری ہے؟

User ID: قاری شاہذیب قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ ڈھیلوں سے استنجاء کرنے سے نجاست اتر جائے تو اس کے بعد پانی سے بھی استنجاء کر لینا مستحب ہے کہ اس میں پاکی زیادہ ہے۔ اللہ پاک قرآن میں ارشاد فرماتا ہے: فِیْهِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْاؕ-وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ ترجمہ: اس میں وہ لوگ ہیں جو خوب پاک ہونا پسند کرتے ہیں اور اللہ خوب پاک ہونے والوں سے محبت فرماتا ہے۔

(سورۃ التوبہ، آیت 108)

اس کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے: یہ آیت مسجد قبا والوں کے حق میں نازل ہوئی، سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے گروہ انصار! اللہ عزوجل نے تمہاری تعریف فرمائی ہے، تم وضو اور استنجے کے وقت کیا عمل کرتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم، ہم بڑا استنجا تین ڈھیلوں سے کرتے ہیں، اس کے بعد پانی سے طہارت کرتے ہیں۔

(تفسیر صراط الجنان، جلد 4، صفحہ 239، مکتبہ المدینہ، کراچی)

فتاوی ہندیہ میں ہے: وَالْأَفْضَلُ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَهُمَا. كَذَا فِي التَّبْيِينِ ترجمہ: اور افضل یہ ہے کہ پانی اور ڈھیلوں سے استنجاء کرنے کو جمع کیا جائے۔ ("الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطھارۃ، الباب السابع في النجاسۃ وأحکامھا، الفصل الثالث، جلد 1، صفحہ 48، دار الکتب العلمیہ)

بہار شریعت میں ہے: مستحب یہ ہے کہ ڈھیلے لینے کے بعد پانی سے طہارت کرے۔

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 413، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

7 ربیع الاول 1446ھ / 12 ستمبر 2024ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ پیپ نجاست غلیظہ ہے یا خفیفہ ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID: ساجد علی

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ پیپ نجاست غلیظہ ہے۔ فتاوی ہندیہ میں ہے: كُلُّ مَا يَخْرُجُ مِنْ بَدَنِ الْإِنْسَانِ مِمَّا يُوجِبُ خُرُوجُهُ الْوُضُوءَ أَوْ الْغُسْلَ فَهُوَ مُغَلَّظٌ كَالْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَالْمَنِيِّ وَالْمَذْيِ وَالْوَدْيِ وَالْقَيْحِ وَالصَّدِيدِ وَالْقَيْءِ إذَا مَلَأَ الْفَمَ. كَذَا فِي الْبَحْرِ الرَّائِقِ. ترجمہ: انسان کے بدن سے جو ایسی چیز نکلے کہ اس سے غُسل یا وُضو واجب ہو نَجاستِ غلیظہ ہے، جیسے پاخانہ، پیشاب، منی، مذی، ودی، حَیض ونِفاس واِستحاضہ کا خون، اور قے جبکہ منہ بھر ہو۔ ایسا ہی بحر الرائق میں ہے۔ ("الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطھارۃ، الباب السابع فی النجاسۃ وأحکامھا، الفصل الثانی، جلد 1، صفحہ 46، العلمیہ)

بہار شریعت میں صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: انسان کے بدن سے جو ایسی چیز نکلے کہ اس سے غُسل یا وُضو واجب ہو نَجاستِ غلیظہ ہے، جیسے پاخانہ، پیشاب، بہتا خون، پیپ، بھر مونھ قے، حَیض ونِفاس واِستحاضہ کا خون، مَنی، مذی، وَدی۔ (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 393، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

8 ربیع الاول 1446ھ/13 ستمبر 2024ء

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ پیشاب اگر ایک درہم سے کم کپڑوں پر لگ جائے تو کپڑا بغیر دھوئے استنجاء و وضو کر کے نماز پڑھ سکتے ہیں انہیں کپڑوں میں یا نہیں ؟ اگر پڑھ لی تو کیا حکم ہے ؟

User ID: محمد قریشی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ پیشاب نجاست غلیظہ ہے اور نجاست غلیظہ اگر ایک درہم سے کم مقدار میں کپڑے پر لگے تو اسے دھولینا سنت ہے بغیر دھوئے نماز پڑھ لی تو ہو جائے گی مگر خلاف سنت ہو گی اس حالت میں پڑھی گئی نماز کو دوبارہ پڑھ لینا بہتر ہے۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: نَجاستِ غلیظہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن میں ایک درہم سے زِیادہ لگ جائے، تو اس کا پاک کرنا فرض ہے، بے پاک کیے نماز پڑھ لی تو ہو گی ہی نہیں اور قصداً پڑھی تو گناہ بھی ہوا اور اگر بہ نیت اِستخفاف ہے تو کفر ہوا اور اگر درہم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے کہ بے پاک کیے نماز پڑھی تو مکروہِ تحریمی ہوئی یعنی ایسی نماز کا اِعادہ واجب ہے اور قصداً پڑھی تو گنہگار بھی ہوا اور اگر درہم سے کم ہے تو پاک کرنا سنّت ہے، کہ بے پاک کیے نماز ہو گئی مگر خلافِ سنّت ہوئی اور اس کا اِعادہ بہتر ہے۔

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 393، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

20 ربیع الاول 1446ھ/25 ستمبر 2024ء

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ دوران نماز مچھر نے کاٹا، اور میں نے اسے ہاتھ سے کچل دیا جس کی وجہ سے کپڑوں پر مچھر کا کافی خون لگ گیا، میری نماز کا کیا حکم ہے؟

User ID: محمد قریشی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ عمل قلیل کے ذریعے مچھر کو مارا تو نماز ہو جائے گی اور اس کا خون کپڑوں پر لگے رہنے سے نماز یا پاکی میں کوئی فرق نہیں آئے گا کیونکہ مچھر کا خون پاک ہے۔ صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: "مچھلی اور پانی کے دیگر جانوروں اور کھٹمل اور مچھر کا خون اور خچر اور گدھے کا لعاب اور پسینہ پاک ہے۔

(بہار شریعت، جلد 1، صفحہ 392، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

20 ربیع الاول 1446ھ/ 25 ستمبر 2024ء

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ　وعلی آلک واصحابک یاحبیب اللہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ بیل کا پیشاب کپڑوں پر لگ جائے تو کیا حکم ہے؟

User ID:محمد رضا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ بیل کا پیشاب نجاست خفیفہ ہے اس کا حکم یہ ہے کہ اگر چوتھائی عضو پر لگی ہو تو دھونا واجب ہے اس حالت میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی وواجب الاعادہ ہے اور اگر چوتھائی سے زائد لگی ہو تو دھونا فرض ہے بغیر دھوئے پڑھی تو نماز ہوگی ہی نہیں اور چوتھائی سے کم لگی ہو تو دھولینا سنت ہے بغیر دھوئے نماز پڑھ لی تو مکروہ تنزیہی ہوئی۔ فتاوی عالمگیری میں ہے: (وَالثَّانِي الْمُخَفَّفَةُ) وَعُفِيَ مِنْهَا مَا دُونَ رُبْعِ الثَّوْبِ. كَذَا فِي أَكْثَرِ الْمُتُونِ یعنی اور نجاست کی دوسری قسم مخفف ہے اور یہ چوتھائی کپڑے سے کم جتنی ہو معاف ہے ایسا ہی اکثر متون میں ہے۔

(الفتاوی الھندیہ، الباب السابع فی النجاسۃ واحکامھا، الفصل الثانی، جلد1، صفحہ46، دار الفکر)

صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: نَجاستِ خفیفہ کا یہ حکم ہے کہ کپڑے کے حصہ یا بدن کے جس عُضْو میں لگی ہے، اگر اس کی چوتھائی سے کم ہے (مثلاً دامن میں لگی ہے تو دامن کی چوتھائی سے کم، آستین میں اس کی چوتھائی سے کم۔ یوہیں ہاتھ میں ہاتھ کی چوتھائی سے کم ہے) تو معاف ہے کہ اس سے نماز ہو جائے گی اور اگر پوری چوتھائی میں ہو تو بے دھوئے نماز نہ ہوگی۔

(بہار شریعت، جلد1، حصہ2، صفحہ392، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

22ربیع الاول1446ھ/27ستمبر2024ء

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ وضو ہونے یاہونے میں شک ہو توکیاوضو کرناضروری ہے؟یانہیں؟

عارف قادری:User ID

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ وضو ہونے یانہ ہونے میں شک ہو تو وضو باقی ہے۔ جب تک وضو ٹوٹنے کا پختہ یقین نہ ہو محض شک کی وجہ سے وضوٹوٹنے کا حکم نہیں لگے گا۔البتہ وضو کرلینا بہتر ہے جبکہ یہ شک بطور وسوسہ نہ ہو اگر بطور وسوسہ وضو کیاتو جائز نہیں کہ یہ شیطان ملعون کی پیروی ہے۔ صدر الشریعہ بدرالطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں :"جو باوُضو تھااب اسے شک ہے کہ وُضو ہے یاٹوٹ گیاتووُضو کرنے کی اسے ضرورت نہیں۔ہاں کرلینا بہتر ہے جب کہ یہ شُبہہ بطورِ وسوسہ نہ ہوا کرتا ہواور اگر وسوسہ ہے تواسے ہر گز نہ مانے،اس صورت میں اِحتیاط سمجھ کر وُضو کرنااِحتیاط نہیں بلکہ شیطانِ لعین کی اطاعت ہے۔"

(بہار شریعت، ج01، ص311، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

23ربیع الاول1446ھ/28ستمبر2024ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ہاتھ دھونے کے بعد ہاتھ خشک ہو جانے کے کتنی دیر بعد تک ہاتھ پانی میں پڑ جائے تو پانی مستعمل ہو جاتا ہے؟

User ID: عارف قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ محض خشک ہاتھ پانی میں ڈالنے سے پانی مستعمل نہیں ہوتا، اگر کوئی وضو غسل لازم کرنے والا فعل پایا گیا تو دھویا گیا ہاتھ پانی کو مستعمل کرے گا، ورنہ نہیں۔ بہار شریعت میں ہے: اگر چھوٹے برتن میں پانی ہے یا پانی تو بڑے برتن میں ہے مگر وہاں کوئی چھوٹا برتن بھی موجود ہے اور اس نے بے دھویا ہاتھ پانی میں ڈال دیا بلکہ اُنگلی کا پَورا یا ناخن ڈالا تو وہ سارا پانی وُضو کے قابل نہ رہا مائے مُستَعمَل ہو گیا۔ یہ اس وقت ہے کہ جتنا ہاتھ پانی میں پہنچا اس کا کوئی حصہ بے دُھلا ہو ورنہ اگر پہلے ہاتھ دھو چکا اور اس کے بعد حَدَث نہ ہوا تو جس قدر حصہ دُھلا ہوا ہو، اتنا پانی میں ڈالنے سے مُستَعمَل نہ ہو گا اگرچہ کُہنی تک ہو بلکہ غیرِ جُنب نے اگر کُہنی تک ہاتھ دھو لیا تو اس کے بعد بغل تک ڈال سکتا ہے کہ اب اس کے ہاتھ پر کوئی حدث باقی نہیں، ہاں جُنب کُہنی سے اوپر اتنا ہی حصہ ڈال سکتا ہے جتنا دھو چکا ہے کہ اس کے سارے بدن پر حَدَث ہے۔

(بہار شریعت، جلد1، حصہ2، صفحہ296-297، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

23ربیع الاول1446ھ/28 ستمبر2024ء

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

تیمم کرنے کا شرعی طریقہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ تیمم کا شرعی طریقہ کیا ہے؟ کیا اس میں سر کا مسح بھی شامل ہے؟

User ID: ابن آدم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ تیمم میں تین فرض ہیں: (1) نیّت (2) پورے چہرے پر ہاتھ پھیرنا (3) دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کرنا۔ تیمم میں سر کا مسح نہیں ہے۔ تیمم کا طریقہ: تیمم کی نیت کیجئے (نیت دل کے ارادے کا نام ہے، زبان سے بھی کہہ لیں تو بہتر ہے۔ مثلاً یوں کہہ لیں: بے وُضوئی یا بے غسلی یا دونوں سے پاکی حاصل کرنے اور نماز جائز ہونے کے لئے تیمم کرتا ہوں) پھر بِسْمِ اللہ پڑھ کر دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کشادہ کر کے کسی ایسی پاک چیز پر جو زمین کی قسم (مثلاً پتھر، چونا، اینٹ، دیوار اور مٹی وغیرہ) سے ہو، مار کر لوٹا لیجئے (یعنی آگے بڑھائیے اور پیچھے لائیے)۔ اگر زیادہ گرد لگ جائے تو جھاڑ لیجئے اور اس سے سارے منہ کا اس طرح مسح کیجئے کہ کوئی حصہ رہ نہ جائے اگر بال برابر بھی کوئی جگہ رہ گئی تو تیمم نہ ہوگا۔ پھر دوسری بار اسی طرح ہاتھ زمین پر مار کر دونوں ہاتھوں کا ناخنوں سے لے کر کہنیوں سمیت مسح کیجئے۔ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: { فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَیْدِیْكُمْ مِّنْهُ۔ } ترجمہ: پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو۔

(القرآن، پارہ 6، المائدۃ، آیت 6)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: تیمم میں سر اور پاؤں کا مسح نہیں۔

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 358، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

22 ربیع الاول 1446ھ / 27 ستمبر 2024ء

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ گوشت کو بندہ پیس پیس کرے اور اسی دوران گوشت سے جو خون نکلتا ہے آیا یہ خون پاک ہے یا نہیں؟

User ID: حافظ یاسر علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ ذبح کے بعد جو خون گوشت میں رہ جاتا ہے مثلاً گردن کے کٹے ہوئے حصّے پر، دل کے اندر، کلیجی اور تلی میں اور گوشت کے اندر کی چھوٹی چھوٹی رگوں میں یہ ناپاک نہیں اور اگر اچھی طرح پک جائے تو کھانا حرام نہیں۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: گوشت، تلی، کلیجی، میں جو خون باقی رہ گیا پاک ہے۔

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 395، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

22 ربیع الاول 1446ھ/27 ستمبر 2024ء

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

1631

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

چیک اپ کے لیے خون نکلوایا تو وضو کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ چیک اپ کے لیے خون نکلوائیں تو کیا وضو ٹوٹ جائے گا؟

User ID:محمد عارف رضوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ چیک اپ کے لیے خون نکلوایا تو اس سے وضو ٹوٹ جائے گا۔ کیونکہ اس میں خون بہنے کی مقدار میں کھینچا جاتا ہے اور بہنے کی مقدار میں خون کا نکلنا، ناقض وضو ہے۔ صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: خون یا پیپ یا زرد پانی کہیں سے نکل کر بہا اور اس بہنے میں ایسی جگہ پہنچنے کی صلاحیت تھی جس کا وُضو یا غسل میں دھونا فرض ہے تو وُضو جاتا رہا اگر صرف چمکا یا اُبھرا اور بہا نہیں جیسے سوئی کی نوک یا چاقو کا کنارہ لگ جاتا ہے اور خون اُبھر یا چمک جاتا ہے۔۔۔ مگر وہ خون بہنے کے قابل نہ تھا تو وُضو نہیں ٹوٹا۔

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 307، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

22 ربیع الاول 1446ھ/27 ستمبر 2024ء

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا عورت حیض کی حالت میں درود پاک پڑھ سکتی ہے ؟

User ID:اعتزاز مہر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ عورت ناپاکی کی حالت میں درود پاک پڑھ سکتی ہے البتہ بہتر ہے کہ درود پاک پڑھنے سے پہلے وضو یا کلی کر لے۔ صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ان سب (جن پر غسل فرض ہو) کو۔۔۔درود شریف اور دعاؤں کے پڑھنے میں انھیں حَرَج نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ وُضو یا کُلی کر کے پڑھیں۔

(بہارِ شریعت، جلد اول، حصہ دوم، صفحہ 328، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

18 ربیع الاول 1446ھ/23 ستمبر 2024ء

اذان

دوران اذان باتوں میں مشغول رہنے کا حکم

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کچھ لوگوں کامانناہے کہ دوران اذان اذان کاجواب نہ دینااور دنیاوی باتیں کرناکیساہے ؟اوراس کے بارے میں وعید بتادیں ۔

User ID:محمداعجاز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اذان کو خاموشی سے سنا جائے۔ دوران اذان دنیاوی گفتگو کرنے کی شرعا اجازت نہیں، اور جو اَذان کے وقت باتوں میں مشغول رہے، اس پر معاذ اللہ خاتمہ براہونے کاخوف ہے۔ صدر الشریعہ ،بدر الطریقہ، مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں : جب اَذان ہو، تو اتنی دیر کے لیے سلام کلام اور جواب سلام، تمام اشغال موقوف کردے یہاں تک کہ قرآن مجید کی تلاوت میں اَذان کی آواز آئے، تو تلاوت موقوف کردے اور اَذان کو غور سے سُنے اور جواب دے۔ یوہیں اِقامت میں۔ جو اَذان کے وقت باتوں میں مشغول رہے،اس پر معاذاللہ خاتمہ براہونے کاخوف ہے۔

(بہار شریعت، جلد01، صفحہ 473،مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

16ربیع الاول1446ھ/21ستمبر2024ء

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ　وعلیٰ آلک واصحابک یاحبیب اللہ

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ لوگوں کو حدیث رسول کا درس دیتے ہوئے اذان شروع ہوگئی عالم صاحب نے حدیث رسول جاری رکھی جس پر ایک بندے نے اعتراض کیا کہ خاموشی سے اذان کیوں نہ سنی عالم صاحب نے فرمایا کہ درس وتدریس میں اذان کا جواب واجب نہیں۔ اس بارے میں حکم شرع سے آگاہ فرمادیں کہ کون صحیح ہے؟

User ID: محمد فرحان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ عالم صاحب کا قول درست ہے کیونکہ درس وتدریس اور تعلیم و تعلم کا سلسلہ جاری ہو تو اذان کا جواب واجب نہیں ہوتا البتہ بہتر یہی ہے کہ خاموش ہو جائیں اور اذان کا جواب دیں تاہم حدیث رسول ﷺ کا درس جاری رکھنے میں گناہ نہیں۔ درِ مختار میں ہے: "(من سمع الاذان) ولو جنباً لا حائضاً و نفساء و سامع خطبۃ و فی صلاۃ جنازۃ و جماع، و مستراح و اکل و تعلیم علم و تعلمہ۔" یعنی جو اذان سنے تو اس کا جواب دے اگرچہ وہ جنبی ہو مگر حیض و نفاس والی عورت، خطبہ سننے والا، نمازِ جنازہ میں مشغول، جماع، قضائے حاجت، کھانے پینے اور علمِ دین سیکھنے سکھانے میں مشغول افراد پر اذان کا جواب نہیں۔

(تنویر الابصار مع الدر المختار، کتاب الصلاۃ، جلد 02، صفحہ 81، مطبوعہ کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

7 ربیع الاول 1446ھ / 12 ستمبر 2024ء

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ داڑھی کو کالا کرنے والے کی اذان واقامت کا کیا حکم ہے؟

User ID:اکرام اللہ خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ داڑھی یا سر کے بالوں پر سیاہ خضاب لگانا، ناجائز و حرام ہے۔اور لگانے والا فاسق معلن ،اور فاسق معلن کا اذان واقامت کہنا مکروہ ہے۔ سنن ابی داؤد میں ہے: عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون قوم فی اٰخر الزمان یخضبون بھذا السواد کحواصل الحمام لایجدون رائحۃ الجنۃ یعنی حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخری زمانے میں کچھ لوگ سیاہ خضاب لگائیں گے جیسے کبوتروں کے پوٹے وہ جنت کی خوشبو نہ سونگھیں گے۔ (سنن أبي داوٗد، باب ماجاء فی خضاب السواد، جلد2، صفحہ226، مطبوعہ لاھور)

اس حدیث کے تحت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرحمٰن مرأۃ المناجیح میں فرماتے ہیں: ''سیاہ خضاب مطلقاً مکروہ تحریمی ہے۔ مرد وعورت، سر داڑھی سب اسی ممانعت میں داخل ہیں۔'' (مرأۃ المناجیح، جلد06، صفحہ140، قادری پبلشرز)

بہار شریعت میں ہے: خنثیٰ و فاسق اگرچہ عالم ہی ہو اور نشہ والے اور پاگل اور نا سمجھ بچّے اور جنب کی اَذان مکروہ ہے، ان سب کی اَذان کا اعادہ کیا جائے۔ (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 3، صفحہ470، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

23ربیع الاول1446ھ/28 ستمبر2024ء

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس بارے میں کہ جہاں نماز کا ٹائم 5:10 پر شروع ہوتا ہو لیکن اذان پورے 5 بجے دی جاتی ہو اس کا کیا شرعی حکم ہے؟

User ID: فوجی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ وقت سے پہلے اذان دی تو اذان ہی نہ ہوئی وقت شروع ہونے کے بعد دوبارہ اذان دینا جماعت کے لیے سنت مؤکدہ ہے اگر بغیر اذان دیے جماعت کروادی تو یہ مکروہ ہوگا۔ فتاوی ہندیہ میں ہے: ويكره أداء المكتوبة بالجماعة فی المسجد بغير أذان وإقامة ترجمہ: اور فرض نماز کو جماعت سے مسجد میں بغیر اذان واقامت کے ادا کرنا مکروہ ہے۔

(فتاوی ہندیہ، کتاب الصلاۃ، فصل فی صفۃ الاذان، جلد 1، صفحہ 54، دار الفکر)

فتاوی رضویہ میں ہے: بلا اذان جماعتِ اولیٰ مکروہ وخلافِ سنّت ہے ہاں وقت ایسا تنگ ہو گیا ہو کہ اذان کی گنجائش نہ ہو تو مجبورانہ خود ہی چھوڑی جائے گی۔

(فتاوی رضویہ، جلد 5، صفحہ 421، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

22 ربیع الاول 1446ھ / 27 ستمبر 2024ء

نماز

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ سوشل میڈیا پر ریکارڈنگ تلاوت قرآن سنتے ہوئے اگر آیت سجدہ آجائے تو کیا سجدہ کرنا واجب ہو گا؟

User ID: فرحان خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ سوشل میڈیا پر یا کہیں بھی ریکارڈنگ تلاوت قرآن سنی تو آیت سجدہ سننے سے سجدہ واجب نہیں ہو گا۔ جیسا کہ مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد وقار الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: "ریڈیو اور ٹیپ ریکارڈر کی آوازیں بھی نئی ہوتی ہیں، لہٰذا ان سے آیتِ سجدہ سننے سے سجدۂ تلاوت واجب نہیں ہو گا۔"

(وقار الفتاوی، جلد2، صفحہ 113، مطبوعہ بزم وقار الدین، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

17 صفر المظفر 1446ھ / 23 اگست 2024ء

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کچھ رکعتیں جماعت سے رہ جائیں امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی بقیہ نماز پڑھتے ہوئے کوئی واجب بھولے سے رہ جائے تو کیا سجدہ سہو لازم ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID:مدثر نواز

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ مسبوق (جس کی کچھ رکعتیں رہ گئی ہوں) سے اپنی نماز میں کوئی واجب بھولے سے رہ جائے تو اس پر سجدہ سہو لازم ہو گا۔ تحفۃ الفقہاء میں ہے: ”اذا سجد معه، ثم قام الی قضاء ما سبق به وسها فيه، فعليه ان يسجد ثانيا وان كانت تكرارا، لانه فيا يقضى كالمنفرد، فيكون صلاتين حكما “ترجمہ: جب مسبوق نے امام کے ساتھ سجدہ سہو کیا، پھر اپنی فوت شدہ رکعتیں پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا اور اس میں بھی بھول گیا، تو اس پر دوسری مرتبہ سجدہ سہو لازم ہے، اگرچہ یہ سجدہ سہو کا تکرار ہے، کیونکہ مسبوق جو فوت شدہ رکعتیں ادا کر رہا ہے، اس میں وہ تنہا نماز ادا کرنے والے کی طرح ہے، لہذا حکمی طور پر یہ دو نمازیں ہوں گی۔

(تحفۃ الفقہاء، جلد1، صفحہ216، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ”مسبوق نے امام کے سہو میں امام کے ساتھ سجدہ سہو کیا، پھر جب اپنی پڑھنے کھڑا ہوا اور اس میں بھی سہو ہوا، تو اس میں بھی سجدہ سہو کرے۔“

(بہارِ شریعت، جلد1، صفحہ715، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

5 ربیع الاول 1446ھ/10 ستمبر 2024ء

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

نماز میں دوران تلاوت ضاد کی جگہ زاد پڑھنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ نماز میں ضاد کی جگہ زاد پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

User ID:حمید انور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ نماز میں یا بیرون نماز بہر صورت لازم ہے کہ قرآن کی تلاوت درست کی جائے حروف کو دوسرے حروف سے بدل دینا ناجائز و حرام ہے ایسے ہی نماز کے اندر یا بیرون نماز ضاد کی جگہ زاد پڑھنا سخت حرام ہے اور ایسی قراءت کرنے والے کے پیچھے نماز بھی جائز نہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ض، ظ، ذ، ز سب حروف متباینہ، متغائرہ (یعنی ایک دوسرے سے جدا جدا حروف) ہیں، ان میں سے کسی کو دوسرے سے تلاوتِ قرآن میں قصداً بدلنا، اِس کی جگہ اُسے پڑھنا، نماز میں ہو خواہ بیرون نماز، حرام قطعی و گناہِ عظیم، اِفْتِراء عَلَی اللہ و تحریفِ کتاب کریم ہے۔

(فتاوی رضویہ، جلد 6، صفحہ 305، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

(نوٹ) :اس مسئلے کے بارے میں دلائل کے ساتھ تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے فتاوی رضویہ کی چھٹی جلد میں موجود ان رسائل کا مطالعہ فرمائیں: (۱) نِعَمَ الزَّادُ لِرَوْمِ الضَّادْ۔ (ضاد کی ادائیگی کا بہترین طریقہ) (۲) اِلْجَامُ الصَّادْ عَنْ سُنَنِ الضَّادْ۔ (ضاد کی ادائیگی کے غلط اور صحیح طریقوں کا بیان)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

7 ربیع الاول 1446ھ / 12 ستمبر 2024ء

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ — وعلیٰ آلک واصحابک یاحبیب اللہ

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ عورت کا مسجد میں باجماعت نماز کے بعد اکیلے میں نماز پڑھنا کیسا؟

User ID: محمد فرحان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ عورتوں کے لیے مطلقا مسجد میں جاکر نماز پڑھنے کی ممانعت ہے چاہے اکیلے جاکر پڑھیں یا جماعت سے بہر صورت منع کی جائیں گی لہذا عورت کو ہر نماز گھر میں پڑھنے کا حکم ہے حتی کہ عورت کا گھر کے کمرے میں نماز پڑھنے کو صحن وغیرہ میں نماز پڑھنے سے بہتر فرمایا گیا تاکہ عورت بے پردہ نہ ہو۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: "لو ادرک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما احدث النساء لمنعھن المسجد کما منعت نساء بنی اسرائیل" ترجمہ: اگر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملاحظہ فرماتے جو باتیں عورتوں نے اب پیدا کی ہیں تو ضرور انہیں مسجد سے منع فرمادیتے جیسے بنی اسرائیل کی عورتیں منع کردی گئیں۔

(صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب خروج النساء الی المساجد، جلد 1، صفحہ 120، قدیمی کتب خانہ، کراچی)

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صلاۃ المراۃ فی بیتھا افضل من صلاتھا فی حجرتھا وصلاتھا فی مخدعھا افضل من صلاتھا فی بیتھا" ترجمہ: عورت کا دالان میں نماز پڑھنا صحن میں پڑھنے سے بہتر ہے اور کوٹھری میں پڑھنا دالان سے بہتر ہے۔

(سنن ابی داؤد، 1 / 96، حدیث: 570)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

7 ربیع الاول 1446ھ/ 12 ستمبر 2024ء

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ امام صاحب کا نماز کے بعد پیٹھ مقتدیوں کی طرف ہی رکھنا کیسا ہے؟

User ID: محمد فرحان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ سلام پھیرنے کے بعد امام کا قبلہ رو بیٹھے رہنا مکروہ ہے۔ کیونکہ سنت یہ ہے کہ امام دائیں یا بائیں طرف رخ کرلے۔ اگر بالکل پیچھے کوئی نماز نہ پڑھ رہا ہو تو مقتدیوں کی طرف رخ کرکے بیٹھنا بھی جائز ہے۔ سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں: "بعدِ سلام (امام کا) قبلہ رو بیٹھا رہنا ہر نماز میں مکروہ ہے، شمال و جنوب و مشرق میں مختار ہے، مگر جب کوئی مسبوق اس کے محاذات میں اگرچہ اخیر صف میں نماز پڑھ رہا ہو، تو مشرق کو یعنی جانب مقتدیان منہ نہ کرے، بہر حال پھرنا مطلوب ہے، اگر نہ پھرا اور قبلہ رو بیٹھا رہا، تو مبتلائے کراہت و تارک سنت ہوگا۔"

(فتاوی رضویہ، جلد6، صفحہ 205، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

صدر الشریعہ، بدر الطریقہ، مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: "سلام کے بعد سنت یہ ہے کہ امام دہنے بائیں کو انحراف کرے اور داہنی طرف افضل ہے اور مقتدیوں کی طرف بھی مونھ کرکے بیٹھ سکتا ہے، جب کہ کوئی مقتدی اس کے سامنے نماز میں نہ ہو، اگرچہ کسی پچھلی صف میں وہ نماز پڑھتا ہو۔"

(بھار شریعت، جلد1، صفحہ 537، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

8 ربیع الاول 1446ھ/13 ستمبر 2024ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

فرضوں کے بعد نوافل و سنن کے لیے جگہ تبدیل کرنا

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اکثر دیکھنے کو ملتا ہے کہ لوگ فرض پڑھنے کے بعد اپنی جگہ تبدیل کر لیتے ہیں سنت اور نفل کے لیے ایک دو قدم سائیڈ پہ ہو جاتے ہیں اس کی کیا حقیقت ہے؟

User ID: محمد ذیشان قریشی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ جگہ تبدیل کرنا ضروری نہیں لیکن اچھا عمل ہے کہ اس سے زیادہ جگہ بندے کی عبادت کی گواہ بن جائے گی جو آخرت میں رب کی بارگاہ میں گواہی دے گی۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: "قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصلى الامام فى الموضع الذى صلى فيه حتى يتحول" ترجمہ: رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ امام وہاں نماز نہ پڑھے جہاں فرض پڑھے ہیں حتی کہ کچھ ہٹ جائے۔

(ابوداؤد، جلد1، صفحہ100، مطبوعہ لاہور)

مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ اس حدیث پاک کے تحت لکھتے ہیں: "یہ حکم امام اور مقتدیوں دونوں کے لیے ہے کہ جہاں جماعت سے فرض پڑھے وہاں سے کچھ ہٹ کر سنتیں وغیرہ پڑھے مگر چونکہ زیادہ بھیڑ میں مقتدی نہیں ہٹ سکتے اس لیے صرف امام کا ذکر فرمایا گیا۔ یہ حکم استحبابی ہے تاکہ چند جگہ عبادت ہو اور وہ مقامات قیامت میں اس کی گواہی دیں، نیز آنے والے کو دھوکہ نہ لگے کہ ابھی فرض ہو رہے ہیں۔

(مراۃ المناجیح، جلد2، صفحہ114، ضیاء القرآن لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

8ربیع الاول1446ھ/13ستمبر2024ء

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس بارے میں کہ مغرب کی ایک رکعت جماعت سے ملی تو تو دوسری اور تیسری رکعت میں قعدہ کرنا ضروری ہے؟ یا صرف تیسری رکعت پر قعدہ کرلینا کافی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID: محمد فرحان

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ بہتر یہ ہے کہ دوسری اور تیسری رکعت میں قعدہ کرے البتہ اگر صرف آخر میں ہی قعدہ کیا تو بھی جائز ہے۔ نماز ہو جائے گی۔ ردالمحتار میں ہے:" قال فی شرح المنیة: ولو لم یقعد جاز استحسانا لا قیاسا و لم یلزمه سجود السهو لکون الرکعة اولی من وجه "ترجمہ: شرح منیہ میں فرمایا کہ اگر وہ ان دو رکعتوں کے درمیان نہ بیٹھے، تو بھی استحساناً جائز ہے، قیاساً (جائز) نہیں اور اس پر سجدہ سہو بھی لازم نہیں ہو گا، کیونکہ ایک اعتبار سے یہ اس کی پہلی رکعت ہی ہے۔

(الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، جلد 2، صفحہ 417،418، مطبوعہ کوئٹہ)

سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت لکھتے ہیں:" قولِ ارجح میں اُسے (مسبوق کو) یہی چاہیے کہ سلامِ امام کے بعد ایک ہی رکعت پڑھ کر قعدہ اولیٰ کرے، پھر دوسری بلا قعدہ پڑھ کر تیسری پر قعدہ اخیرہ کرے۔۔۔ مگر اس کا عکس بھی کیا کہ دو 2 پڑھ کر بیٹھا پہلی پر قعدہ نہ کیا، پھر تیسری پر قعدہ اخیرہ کیا، تو یوں بھی نماز جائز ہو گی، سجدہ سہو لازم نہ آئے گا۔۔۔ اقول: (میں کہتا ہوں) یہ فیصلہ بعینہا فتویٰ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔"

(فتاوی رضویہ، باب الامامۃ، جلد 6، صفحہ 381،380، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

8 ربیع الاول 1446ھ / 13 ستمبر 2024ء

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ میری ریڑھ کی ہڈی فیکچر ہو گئی ہے جس کی وجہ سے ڈاکٹر نے جھکنے سے منع کیا ہے اور میں اگر رکوع یا سجود کروں تو بہت تکلیف ہوتی ہے نماز کیسے پڑھوں؟ رہنمائی فرمائیں۔

User ID: محمد قریشی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ جب تک رکوع و سجود یا قیام سے عاجز نہ ہوں کھڑے ہو کر رکوع و سجود کے ساتھ ہی نماز پڑھنا لازم ہے لیکن اگر چوٹ لگنے کی وجہ سے یا کمر میں کسی تکلیف کی وجہ سے رکوع و سجود سے عاجز آ جائیں اور بیٹھنے پر قادر ہوں تو بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھیں اور سجدے کا اشارہ رکوع سے پست کریں۔ فتاوی ھندیہ میں ہے: وإن عجز عن القيام والركوع والسجود وقدر على القعود يصلي قاعدا بإيماء ويجعل السجود أخفض من الركوع ترجمہ: اور اگر بندہ کھڑا ہونے اور رکوع اور سجدہ کرنے سے عاجز آ جائے اور بیٹھنے پر قادر ہو تو بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھے اور سجدے کو رکوع سے پست کرے۔

(الفتاوی الھندیہ، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع عشر فی صلاۃ المریض، جلد 1، صفحہ 136، دار الفکر، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

20 ربیع الاول 1446ھ/25 ستمبر 2024ء

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ   وعلی آلک واصحابک یاحبیب اللہ

امام کا محراب میں کھڑے ہونے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ امام کا محراب میں کھڑا ہونا کیسا ہے؟

User ID:محمد رضا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ امام کا بلاوجہ شرعی محراب میں کھڑا ہونا کہ پاؤں بھی محراب میں ہوں مکروہ ہے۔اور اگر کوئی وجہ شرعی ہو جیسے مسجد فل ہو جائے توامام کا محراب میں کھڑا ہونامکروہ نہیں ایسے ہی قدم محراب سے باہر ہوں تو بھی مکروہ نہیں۔سیدی امام اہل سنت امام احمد رضاخان فاضل بریلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں : ”فی الواقع امام کا بے ضرورت محراب میں کھڑا ہونا کہ پاؤں محراب کے اندر ہوں یہ بھی مکروہ ہے۔ (ہاں پاؤں باہر اور سجدہ محراب کے اندر ہو تو کراہت نہیں)۔اور امام کا دَر میں کھڑا ہونا بھی مکروہ مگر اُسی طرح پاؤں باہر اور سجدہ در میں ہو تو کراہت نہیں بشرطیکہ در کی کرسی بلند نہ ہو ورنہ اگر سجدہ کی جگہ پاؤں کے موضع سے چارہ گرہ سے زیادہ اونچی ہوئی تو سرے سے نماز ہی نہیں ہو گی۔اور چارہ گرہ یا کم بلندی ممتاز ہوئی تو کراہت سے خالی نہیں۔اور بے ضرورت مقتدیوں کا دَر میں صف قائم کرنا یہ سخت مکروہ کہ باعث قطعِ صف ہے اور قطع صف ناجائز ہے۔ہاں اگر کثرتِ جماعت کے باعث جگہ میں تنگی ہو اس لئے مقتدی دَر میں اور امام محراب میں کھڑے ہوں تو کراہت نہیں۔یونہی اگر مینہ کے باعث پچھلی صف کے لوگ دروں میں کھڑے ہوں تو یہ ضرورت ہے۔ والضرورات تبیح المحظورات۔رہا اکیلا، اسکے لئے ضرورت، بے ضرورت محراب میں، دَر میں مسجد کے حصہ میں کھڑا ہونا اصلاً کراہت نہیں رکھتا۔

(فتاوی رضویہ، جلد6 صفحہ 130، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں : امام کو تنہا محراب میں کھڑا ہونا مکروہ ہے اور اگر باہر کھڑا ہوا سجدہ محراب میں کیا یا وہ تنہا نہ ہو بلکہ اس کے ساتھ کچھ مقتدی بھی محراب کے اندر ہوں تو حرج نہیں۔یوہیں اگر مقتدیوں پر مسجد تنگ ہو تو بھی محراب میں کھڑا ہونا مکروہ نہیں۔

(بہار شریعت، جلد1، حصہ 3، صفحہ 639، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

22 ربیع الاول 1446ھ/27 ستمبر 2024ء

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ جماعت میں اکثر لوگ صف کی ایک طرف کھڑے ہوتے ہیں دوسری طرف خالی پڑی رہتی ہے کیا اس طرح نماز ہو جائے گی؟

User ID: محمد رضا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ صفوں کو دونوں طرف سے برابر رکھنے کا حکم ہے کیونکہ حدیث پاک میں امام کو درمیان میں رکھنے کا فرمایا گیا ہے ہاں اگر دائیں جانب مقتدی کچھ کم ہوں، تو آنے والے مقتدی کو بائیں جانب کھڑا ہونا افضل ہے کہ وہ اقرب الی الامام ہے اور دونوں جانب برابر ہونے کی صورت میں داہنی جانب کھڑا ہونا افضل ہے۔ البتہ اگر صف کی ایک طرف ہی سب کھڑے ہو گئے تو بھی نماز ہو جائے گی مگر ایسا کرنا خلاف سنت ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: "توسطوا الامام وسدوا الخلل" ترجمہ: امام کو درمیان میں رکھو اور صفوں میں کشادگی کو ختم کرو۔ (السنن الکبریٰ للبیھقی، ج3، ص147، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

مرقاۃ المفاتیح میں ہے: "واذا خلا الیسار عن المصلین یصیر افضل من الیمین مراعاۃ للطرفین" ترجمہ: جب بائیں جانب، نمازیوں سے خالی ہو، تو دونوں جانبوں کی رعایت کرتے ہوئے بائیں جانب، دائیں جانب سے افضل ہو جائے گی۔

(مرقاۃ المفاتیح، ج3، ص852، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

فتاوی فیض الرسول میں ہے: "بائیں جانب مقتدی کچھ کم ہوں، تو آنے والے مقتدی کو بائیں جانب کھڑا ہونا افضل ہے کہ وہ اقرب الی الامام ہے اور دونوں جانب برابر ہونے کی صورت میں داہنی جانب کھڑا ہونا افضل ہے۔"

(فتاوی فیض الرسول، ج1، ص344 تا 345، مطبوعہ شبیر برادرز، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

22 ربیع الاول 1446ھ / 27 ستمبر 2024ء

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ چوری کی ہوئی چٹائی بچھا کر نماز پڑھی تو کیا حکم ہے؟

User ID: سمیع اللہ ارائیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ چوری کی ہوئی چٹائی پر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی وگناہ ہے اگر پڑھ لی تو اس کا اعادہ کرنا واجب ہے ۔ جیسے غصب شدہ زمین پر نماز پڑھنا، اور چوری کیے ہوئے کپڑے میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اس کا بھی یہی حکم ہے وجہ ، حرام چیز کے شامل ہونا ہے۔ امامِ اہلسنت، سیدی اعلیٰ حضرت، شاہ امام احمد رضا خان نوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''چوری کا کپڑا پہن کر نماز پڑھنے میں اگرچہ فرض ساقط ہو جائے گا: ''لان الفساد مجاور'' (کیونکہ فساد نماز سے باہر ہے) مگر نماز مکروہ تحریمی ہو گی ''للاشتمال علی المحرم'' (حرام چیز اٹھائے ہوئے ہونے کی وجہ سے) کہ جائز کپڑے پہن کر اس کا اعادہ واجب کالصلوٰۃ فی الارض المغصوبۃ سواء بسواء (جس طرح مغصوبہ زمین پر نماز کا حکم اور یہ برابر ہے) واللہ تعالی اعلم۔''

(فتاویٰ رضویہ، جلد 7، صفحہ 292، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

22 ربیع الاول 1446ھ/27 ستمبر 2024ء

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ — وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ فجر وعصر کے بعد نوافل پڑھنا مکروہ ہے تو قعدہ اخیرہ کے بعد عصر میں پانچویں کا سجدہ کرلیا یا فجر میں تیسری کا سجدہ کرلیا تو حکم ہے ایک اور ملا کر سجدہ سہو کرے اور سلام پھیر دے بعد والی دو نفل ہو جائیں گی۔ یہاں نفلوں کی اجازت کیوں ہے؟

User ID:خالد سرور خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ عصر و فجر کے بعد نوافل پڑھنا تب مکروہ ہے جب جان بوجھ کر پڑھے جائیں جبکہ یہاں ایسی صورت نہیں ہے بلکہ مجبوراً پڑھنے پڑتے ہیں لہذا یہاں کراہت نہیں ہو گی۔ در مختار میں ہے۔" وان قعد فی الرابعۃ۔۔وان سجد للخامسۃ۔۔ضم الیھا سادسۃ لو فی العصر و خامسۃ فی المغرب و رابعۃ فی الفجر، بہ یفتی لتصیر الرکعتان لہ نفلا و سجد للسھو" یعنی اگر چوتھی رکعت میں قعدہ کیا پھر پانچویں کے لیے سجدہ کرلیا تو اب چھٹی رکعت بھی ادا کرے گا ، اگرچہ نماز عصر ہو۔ مغرب میں پانچویں اور فجر میں چوتھی رکعت ادا کرے گا۔ یہ مفتی بہ قول ہے، اس طرح یہ آخری دو رکعتیں نفل ہو جائیں گی۔۔۔اور آخر میں سجدہ سہو کرے گا۔ (ملتقط از در مختار متن رد المحتار، جلد2، صفحہ 667، مطبوعہ کوئٹہ)

اس عبارت کے تحت رد المحتار میں ہے: "اشار الی انہ لا فرق فی مشروعیۃ الضم بین الاوقات المکروھۃ وغیرھا لما مر ان التنفل فیھا انما یکرہ لو عن قصد والا فلا وھو الصحیح زیلعی وعلیہ الفتوی مجتبی والی انہ کما لا یکرہ فی العصر لا یکرہ فی الفجر" یعنی مصنف نے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ اس صورت میں وقت چاہے مکروہ ہو یا نہ ہو، رکعت ملانے میں کوئی فرق نہیں ہے، کیونکہ بیان ہو چکا ہے کہ مکروہ اوقات میں نوافل تب مکروہ ہیں جب وہ جان بوجھ کر پڑھے جائیں، ورنہ مکروہ نہیں ہیں، یہی درست اور مفتیٰ بہ ہے۔ نیز مصنف نے اس طرف بھی اشارہ کیا ہے کہ اس صورت میں جس طرح عصر کے فرض میں رکعت ملانا مکروہ نہیں ہے، اسی طرح فجر میں بھی مکروہ نہیں ہے۔ (رد المحتار مع الدر المختار، جلد2، صفحہ 667، کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

22 ربیع الاول 1446ھ/27 ستمبر 2024ء

مردوں کے لیے قیام میں ہاتھ باندھنے کی جگہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ مردوں کے لیے نماز میں ہاتھ کہاں باندھنا سنت ہے؟

User ID:زبیر میمن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ نماز میں قیام کی حالت میں ناف سے نیچے ہاتھ باندھنا سنت ہے۔ سنن ابوداود میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی، فرماتے ہیں: " من السنة وضع الكف على الكف فی الصلاۃ تحت السرۃ" ترجمہ: نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا سنت ہے"۔

(سنن ابوداود، کتاب الصلوۃ، باب وضع الیمنی علی الیسری فی الصلوۃ، جلد 1، صفحہ 201، مطبوعہ بیروت)

کنز العمال میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی، فرماتے ہیں: " ثلاثة من اخلاق الانبياء، تعجيل الافطار، وتاخير السحور، ووضع الاكف تحت السرۃ فی الصلاۃ" ترجمہ: تین چیزیں انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی عادات سے ہیں: افطار میں جلدی کرنا، سحری میں تاخیر کرنا اور نماز میں ہتھیلیاں ناف کے نیچے رکھنا۔"

(کنز العمال، حرف المیم، کتاب المواعظ والرقائق، باب الترغیبات، جلد 1، صفحہ 230، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)

درمختار میں نماز کی سنتوں کے بیان میں ہے: کونه تحت السرۃ للرجال یعنی ہاتھوں کا ناف سے نیچے ہونا۔

(الدر المختار مع رد المحتار، جلد 1، صفحہ 486، دار الفکر، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

22 ربیع الاول 1446ھ/27 ستمبر 2024ء

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

بے پردہ ماحول میں بیٹی کو جاب کروانے والے کی امامت کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ایک امام کی بیٹی یورپ میں بے پردہ ہو کر جاب کرتی ہے اور باپ اسے منع نہیں کرتا اس کی امامت کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID: محمد قریشی

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ ایسا امام جس کی بیٹی بے پردبیرون ملک جاب کرتی ہے، جن اعضاء کا چھپانا فرض ہے انہیں ظاہر کر کے گھومتی ہے اور امام باوجود قدرت اسے منع نہ کرتا ہو تو ایسا شخص دیوث ہے اور دیوث کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ اور اگر منع کرتا ہو لیکن وہ باز نہ آتی ہو تو اسکے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں۔ سیدی امام اہلسنت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: عورت اگر باہر بے پردہ باریک کپڑوں میں پھرتی ہو کہ ان سے بدن چمکے یا گلے یا بازو یا پیٹ یا پنڈلیوں یا سر کے بالوں کا کوئی حصہ کھولے پھرتی ہے اور شوہر مطلع ہے اور شوہر باوصف قدرت منع نہیں کرتا تو دیوّث ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ ورنہ نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد 06، صفحہ 500/ 501، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

22 ربیع الاول 1446ھ/27 ستمبر 2024ء

وعلی الک واصحابک یاحبیب اللہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ دوران نماز مچھر نے کاٹا، اور میں نے اسے ہاتھ سے کچل دیا جس کی وجہ سے کپڑوں پر مچھر کا کافی خون لگ گیا، میری نماز کا کیا حکم ہے؟

User ID: محمد قریشی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ہدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ عمل قلیل کے ذریعے مچھر کو مارا تو نماز ہو جائے گی اور اس کا خون کپڑوں پر لگے رہنے سے نماز یا پاکی میں کوئی فرق نہیں آئے گا کیونکہ مچھر کا خون پاک ہے۔ صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: "مچھلی اور پانی کے دیگر جانوروں اور کھٹمل اور مچھر کا خون اور خچر اور گدھے کا لعاب اور پسینہ پاک ہے۔

(بہار شریعت، جلد 1، صفحہ 392، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

20 ربیع الاول 1446ھ / 25 ستمبر 2024ء

مسجد

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ مدرس جو کہ مسجد میں درس وتدریس کرتا ہے روٹی بھی مسجد میں ہی کھاتا ہے تو کیا کچا پیاز بطور سلاد استعمال کر سکتا ہے؟

User ID: اعتزاز مہر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ مسجد میں غیر معتکف کا کھانا، پینا جائز نہیں اور اعتکاف کی نیت ہو تو کھانا، پینا جائز ہے اور اس میں بھی کچی پیاز وغیرہ بدبودار کوئی بھی چیز کھانے کی شرعا اجازت نہیں حتی کہ کچی پیاز کھا کر فورا نماز پڑھنا مکروہ ہے اور اس حالت میں مسجد میں جانا حرام ہے۔ تو مسجد میں بیٹھ کر پیاز کا سلاد کھانا بدرجہ اولی حرام ہے۔ کچے لہسن، پیاز کے متعلق سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: من اکل من ھذہ الشجرۃ المنتنۃ فلا یقربن مسجدنا فان الملٰئکۃ تتأذی مما یتأذی منہ الانس ترجمہ: جو اس درخت بودار سے کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کہ فرشتے اس چیز سے اذیت پاتے ہیں جس چیز سے آدمی کو اذیت پہنچتی ہو۔

(''صحیح مسلم''، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، الحدیث: 564، صفحہ 282)

سیدی امام اہلسنت بدبودار منہ مسجد میں لے جانے کے حوالے سے فرماتے ہیں: مُنہ میں بدبو ہونے کی حالت میں (گھر میں پڑھی جانے والی) نَماز بھی مکروہ ہے اور ایسی حالت میں مسجد جانا حرام ہے جب تک منہ صاف نہ کرلے۔ اور دوسرے نمازی کو ایذا پہنچانی حرام ہے اور دوسرا نمازی نہ بھی ہو تو بھی بدبو سے ملائکہ کو ایذا پہنچتی ہے۔ حدیث میں ہے: ''جس چیز سے انسان تکلیف محسوس کرتے ہیں فرشتے بھی اس سے تکلیف محسوس کرتے ہیں۔''

(فتاویٰ رضویہ، جلد 7، صَفْحہ 384، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

18 ربیع الاول 1446ھ/23 ستمبر 2024ء

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ — وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ مسجد میں دنیاوی باتیں کرنا کیسا ہے؟ میں خود بھی مسجد میں دنیاوی باتیں کرتا ہوں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ دنیاوی باتوں کے لیے ہی مسجد میں آئیں تو یہ ناجائز ہے ورنہ منع ہے اس کی بکثرت وعیدیں مروی ہیں۔ سرکارِ مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یاتی علی الناس زمان یکون حدیثھم فی مساجدھم فی أمر دنیاھم، لیس للہ فیھم حاجۃ، فلا تجالسوھم یعنی: لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا مساجد میں دُنیا کی باتیں ہوں گی، تم اُن کے ساتھ نہ بیٹھنا کہ اللہ عزوجل کو اُن سے کچھ کام نہیں۔ (شعب الایمان، باب فی الصلوات، فصل المشی الی المساجد، ۳/۸۶، حدیث: ۲۹۶۲)

مُفَسّرِ شَہیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان علیہ الرحمہ اِس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل ان پر کرم نہ کرے گا، ورنہ رب عزوجل کو کسی بندے کی ضرورت نہیں، وہ ضرورتوں سے پاک ہے۔ (مرآۃ المناجیح، جلد1، صفحہ 457)

مراۃ المناجیح میں ہے: "یعنی مسجدیں دنیاوی باتیں، شور مچانے کے لیے نہیں بنیں، یہ تو نماز اور اللہ کے ذکر کے لیے بنی ہیں۔۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسجد میں بھیک مانگنا دیگر قسم کی دنیاوی باتیں کرنا منع ہے۔"

(مراۃ المناجیح، جلد1، صفحہ 438، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

5 ربیع الاول 1446ھ/10 ستمبر 2024ء

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ — وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

مسجد تحت الثریٰ سے آسمان تک مسجد ہی ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا مسجد تحت الثریٰ سے آسمان تک مسجد ہوتی ہے؟ اس کا کیا حوالہ ہے؟

User ID:عارف قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ مسجد تحت الثریٰ سے لے کر آسمان تک مسجد ہی ہوتی ہے۔ در مختار میں ہے: انہ مسجد الی عنان السماء یعنی: بے شک وہ (مسجد) یہ آسمان تک مسجد ہے۔ اس کے تحت ردالمحتار میں ہے: وکذا الی تحت الثرٰی کمافی البیری عن الاسبیجابی یعنی: اور اسی طرح تحت الثریٰ تک، جیسا کہ بیری میں اسبیجابی سے ہے۔

(ردالمحتار علی الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ ومایکرہ فیھا، جلد 1، صفحہ 656، دار الفکر، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

23 ربیع الاول 1446ھ/28 ستمبر 2024ء

روزہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ روزوں کی منت مانی ہو تو یہ روزے کب رکھے جائیں گے ؟

User ID: عارف قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ منت کے روزوں میں دن مقرر نہ ہو تو کسی بھی دن رکھ سکتے ہیں سوائے ان 5 دنوں کے جن میں روزہ رکھنا ناجائز ہے۔ان میں عید الفطر، عید الاضحی اور ایامِ تشریق کے تین دن شامل ہیں ۔صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: اس سال کے روزے کی منت مانی تو ایّام منہیّہ (وہ دن جن میں روزہ رکھنا منع ہے) چھوڑ کر باقی دنوں میں روزے رکھے اور ان دنوں کے بدلے کے اور دنوں میں رکھے اور اگر ایّام منہیّہ میں بھی رکھ لیے تو منت پوری ہو گئی مگر گنہگار ہوا۔

(بہارِ شریعت، جلد اول، حصہ 5، صفحہ 1028، مکتبۃ المدینہ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

23 ربیع الاول 1446ھ/28 ستمبر 2024ء

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

روزے میں ناف میں تیل لگانے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا روزے کی حالت میں ناف میں تیل ڈال سکتے ہیں؟ اس سے روزہ تو نہیں ٹوٹے گا؟

User ID: محمد قریشی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ روزے کی حالت میں ناف میں تیل لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ کیونکہ بدن کے مسامات سے تیل وغیرہ کچھ بھی بدن میں داخل ہو تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ فتاوی ہندیہ میں ہے

"وما يدخل من مسام البدن من الدهن لا يفطر هكذا في شرح المجمع" ترجمہ: بدن کے مسامات کے ذریعے تیل بدن میں داخل ہو تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، یونہی شرح المجمع میں ہے۔

(فتاوی ہندیہ، کتاب الصوم، جلد 1، صفحہ 203، دار الفکر، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

22 ربیع الاول 1446ھ / 27 ستمبر 2024ء

نکاح و طلاق

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس بارے میں کہ نکاح کے بعد کچھ معاملات کی وجہ سے رخصتی میں تاخیر ہو جائے تو کیا اس سے نکاح پر کوئی فرق پڑے گا سنا ہے کہ نکاح کے تین ماہ بعد تک اگر رخصتی نہ ہو تو طلاق واقع ہو جاتی ہے ۔

User ID: محسن خان تنولی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ نکاح کے بعد چاہے سالوں گزر جائیں از خود طلاق نہیں ہوتی جب تک شوہر طلاق نہ دے۔ لہذا یہ نظریہ کہ تین ماہ بعد طلاق ہو جاتی ہے درست نہیں۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: اَلَّذِیْ بِیَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ۔ ترجمہ کنزالایمان: (وہ) جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے۔

(القرآن، سورۃ البقرۃ، آیت 237)

سنن ابن ماجہ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اَلطَّلَاقُ لِمَنْ اَخَذَ بِالسَّاقِ ترجمہ: طلاق کا مالک وہی ہے جو عورت سے جماع کرے۔

(سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث 2081)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

21 صفر المظفر 1446ھ / 27 اگست 2024ء

User ID:علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اپنے سے بڑی عمر والی عورت سے نکاح کرنا بالکل جائز ہے شریعت مطہرہ میں اس کی کوئی قباحت نہیں اور حضور اکرم ﷺ کا جب سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نکاح ہوا، اس وقت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک 40 سال تھی اور حضور ﷺ کی عمر مبارک 25 سال تھی۔ سیرت رسول عربی میں ہے: شادی کے وقت اُن (حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا) کی عمر چالیس سال کی تھی۔

(سیرت رسول عربی، صفحہ 68، مکتبۃ المدینہ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

18 ربیع الاول 1446ھ/23 ستمبر 2024ء

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ الک واصحابک یاحبیب اللہ

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

بچے کو دو سال سے زائد دودھ پلانے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ بچے کو دو سال سے زائد عرصے تک دودھ پلانا کیسا ہے؟

User ID: عامر خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ بچے کو دو سال تک دودھ پلانے کا حکم ہے دو سال کے بعد دودھ پلانا ناجائز و حرام ہے۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: وَ الْوَالِدٰتُ یُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَیْنِ كَامِلَیْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ۔
ترجمہ کنزالعرفان: اور مائیں دودھ پلائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس اس کے لئے جو دودھ کی مدت پوری کرنی چاہے۔

(القرآن، سورۃ البقرۃ، آیت 233)

آیت کا خلاصہ اور اس کی وضاحت یہ ہے کہ مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں۔ دو سال مکمل کرانے کا حکم اس کے لئے ہے جو دودھ پلانے کی مدت پوری کرنا چاہے کیونکہ دو سال کے بعد بچے کو دودھ پلانا ناجائز ہوتا ہے اگرچہ اڑھائی سال تک دودھ پلانے سے حرمتِ رضاعت ثابت ہو جاتی ہے۔

(صراط الجنان،، البقرۃ، تحت الآیۃ: 233)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

8 ربیع الاول 1446ھ/13 ستمبر 2024ء

خرید و فروخت، کاروبار

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

آن لائن
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

کریڈٹ کارڈ کی شرعی حیثیت

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کریڈٹ کارڈ کے بارے میں سنا ہے کہ یہ ناجائز ہے۔ یہ کیوں ناجائز ہے بیان کر دیں۔

User ID: عامر خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ کریڈٹ کارڈ بنوانا اور اس کا استعمال کرنا ناجائز ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ کریڈٹ کارڈ کے ذریعے بینک یہ سہولت دیتا ہے کہ آپ ادھار میں اشیاء کی خریداری کر سکتے ہیں اور دکان دار کو بینک فوری ادائیگی کرے گا لیکن کارڈ ہولڈر بینک کو جو بھی انتہائی مدت مقرر ہے، تیس دن یا چالیس دن سے تاخیر سے ادائیگی کرنے پر یومیہ کے حساب سے زائد رقم ایڈ ہوتی رہتی ہے جو کہ سود ہے۔ یہ سب باتیں کریڈٹ کارڈ بنواتے وقت فریقین طے کرتے ہیں جب ہی کارڈ جاری ہوتا ہے۔ اس وجہ سے کریڈٹ کارڈ بنوانا اور اس کا استعمال کرنا جائز نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کل قرض جر منفعۃ فھو ربا'' ترجمہ: رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ قرض جو نفع کھینچے، تو وہ سود ہے۔ (مسند الحارث، ج1، ص500، مطبوعہ المدینۃ المنورۃ)

صحیح مسلم میں ہے: ''عن جابر رضی اللہ عنہ قال: لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آکلَ الربوا ومؤکلہٗ وکاتبہٗ وشاھدیہ وقال: ھم سواء۔'' ترجمہ:... ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، سودی معاملہ کو لکھنے والے اور اس پر گواہ بننے والے پر لعنت فرمائی اور فرمایا کہ: یہ سب (گناہ میں) برابر ہیں۔'' (الصحیح لمسلم، کتاب المساقات، باب آکل الربوا ومؤکلہ، ج:۳، ص:۱۲۱۹، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

8 ربیع الاول 1446ھ / 13 ستمبر 2024ء

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

نابالغ بچے کی خرید وفروخت کا شرعی حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ایک نابالغ بچہ والدین سے پیسے لے کر دوکان پر جاتا ہے کیا دوکان دار کا بچے کے ہاتھ چیز بیچنا اور اس سے خرید وفروخت والا معاملہ کرنا جائز ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID: جاوید

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ سمجھ دار نابالغ بچہ اپنے ولی کی اجازت سے اشیاء کی خرید وفروخت کر سکتا ہے اور دوکان دار کا اسے چیز بیچنا جائز ہے۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ بچے نے غبنِ فاحش یعنی مارکیٹ ریٹ سے مہنگی چیز نہ خریدی ہو۔ ردالمحتار میں ہے: ''اَلصَّبِیُّ الْعَاقِلُ اِذَا بَاعَ اَوِ اشْتَرٰی اِنْعَقَدَ بَیْعُہ وَشِرَاؤُہ مَوْقُوفاً عَلٰی اِجَازَۃِ وَلِیِّہٖ اِنْ کَانَ لِنَفْسِہٖ وَنَافِذاً بِلَا عُھْدَۃٍ عَلَیْہِ اِنْ کَانَ لِغَیْرِہٖ بِطَرِیْقِ الْوِلَایَۃِ'' ترجمہ: عقلمند بچہ جب کوئی چیز خریدے یا بیچے تو اس کی بیع و شراء منعقد ہو جائے گی اور اس کے ولی کی اجازت پر موقوف ہو گی اگر وہ اس کے اپنے لیے ہو اور بغیر کسی عہدہ کے بطریق ولایت نافذ ہو جائے گی اگر وہ کسی اور کے لیے ہو۔ (ردالمحتار، کتاب البیوع، جلد 7، صفحہ 244)

صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ''نابالغ کے تصرّفات تین قسم ہیں: نافعِ محض یعنی وہ تصرّف جس میں صرف نفع ہی نفع ہے جیسے اِسلام قبول کرنا۔ کسی نے کوئی چیز ہبہ کی (تحفہ دیا) اس کو قبول کرنا اس میں ولی کی اجازت دَرکار نہیں۔ ضارِ محض جس میں خالِص نقصان ہو یعنی دنیوی مضرّت ہوا گرچہ آخرت کے اعتبار سے مفید ہو جیسے صدقہ و قرض، غلام کو آزاد کرنا، زوجہ کو طلاق دینا۔ اس کا حکم یہ ہے کہ ولی اِجازت دے تو بھی نہیں کر سکتا بلکہ خود بھی بالغ ہونے کے بعد اپنی نابالغی کے ان تصرّفات کو نافذ کرنا چاہے نہیں کر سکتا۔ اس کا باپ یا قاضی ان تصرّفات کو کرنا چاہیں تو یہ بھی نہیں کر سکتے۔ بعض وجہ سے نافع (نفع مند) بعض وجہ سے ضار (نقصان دہ) جیسے بیع، اِجارہ، نکاح یہ اذنِ ولی (ولی کی اجازت) پر موقوف ہیں۔ نابالغ سے مراد وہ ہے جو خرید و فروخت کا مطلب سمجھتا ہو جس کا بیان اوپر گزر چکا اور جو اتنا بھی نہ سمجھتا ہو اوس کے تصرّفات ناقابلِ اعتبار ہیں۔'' (بہارِ شریعت، جلد 3، صفحہ 204، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

16 ربیع الاول 1446ھ / 21 ستمبر 2024ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

300 کا قرآن پاک 1200 میں بیچنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ گلیوں میں آواز لگا کر قرآن بیچنے والے 300 کا قرآن پاک 1200 میں بیچتے ہیں کیا یہ جائز ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID: محمد قریشی

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ 300 کا قرآن پاک اگر باہم رضامندی سے بغیر جھوٹ بولے اور دھوکہ دیے 1200 یا اس سے بھی زائد ہدیے پر بیچے تو جائز ہے شرعاً کوئی قباحت نہیں۔ امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرّحمٰن سے سوال ہوا کہ "چار پیسے کی چیز کا دُگنی یا تین گنی قیمت پر فروخت کرنا جائز ہے؟" تو جواباً ارشاد فرمایا: "(ما قبل اور یہ) دونوں باتیں جائز ہیں جبکہ جھوٹ نہ بولے فریب نہ کرے مثلاً کہا خرچ وغیرہ ملا کر مجھے سوا چار میں پڑی ہے اور پڑی تھی پونے چار کو یا خرید وغیرہ ٹھیک بتائے مگر مال بدل دیا، یہ دھوکا ہے یہ صورتیں حرام ہیں ورنہ چیزوں کے مول لگانے میں کمی بیشی حرج نہیں رکھتی۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد 17، صفحہ 139، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

20 ربیع الاول 1446ھ/ 25 ستمبر 2024ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

پرندے پالنے اور ان کی خرید و فروخت کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا پرندے پالنا اور بیچنا جائز ہے؟

User ID:محمد رضا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ پرندے پالنا اور بیچنا جائز ہے جبکہ ان کے کھانے پینے کا اچھے سے خیال رکھا جائے، ان کی دیکھ بھال کی جائے۔ تنویر الابصار مع در مختار میں ہے: "(وصح بیع الکلب والفھد والفیل والقرد والسباع بسائر انواعھا حتی الھرۃ وکذا الطیور) ملتقطا" ترجمہ: کتے، چیتے، ہاتھی، بندر اور تمام اقسام کے درندے، یہاں تک کہ بلی اور اسی طرح پرندوں کی خرید و فروخت صحیح ہے۔

(در مختار مع رد المحتار، کتاب البیوع، جلد 5، صفحہ 226، دار الفکر، بیروت)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: "کتا، بلی، ہاتھی، چیتا، باز، شکرا، بہری، ان سب کی بیع جائز ہے۔"

(بہار شریعت جلد 2، حصہ 11، صفحہ 809، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

22 ربیع الاول 1446ھ/27 ستمبر 2024ء

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ عورتیں کنگھاکرتی ہیں ان کے جو بال گرتے ہیں ان بالوں کو بیچناکیساہے؟

User ID: محمد ساجد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ بال چاہے مردوں کے ہوں یا عورتوں کے انہیں خریدنا، بیچنا، ناجائز وحرام ہے کیونکہ انسان کاہر ہر عضو محترم ہے اور یہ مال نہیں کہ اس کی خرید وفروخت کی جائے اور عورتوں کے بال چاہے جسم سے جدا ہو جائیں پھر بھی انہیں غیر محرم کے لیے دیکھنا جائز نہیں عورتوں پر ان بالوں کو ایسی جگہ چھپانا یادفن کرنا لازم ہے جہاں غیر محرم کی نظر نہ پڑھے ۔الجامع الصغیر میں ہے: '' لا یجوز بیع شعر الانسان والانتفاع بہ'' ترجمہ: انسانی بالوں کی خرید وفروخت اور اُس سے نفع کا حصول جائز نہیں۔

(الجامع الصغیر مع شرحہ النافع الکبیر، صفحہ 328، مطبوعہ دار عالم الکتب، بیروت)

صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ''عورتوں کو بھی لازم ہے کہ کنگھا کرنے میں یا سر دھونے میں جو بال نکلیں، انہیں کہیں چھپادیں کہ اُن پر اجنبی کی نظر نہ پڑے۔''

(بہار شریعت، جلد 3، حصہ 16، صفحہ 449، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

18 ربیع الاول 1446ھ/23 ستمبر 2024ء

سیرت

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ　　وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ
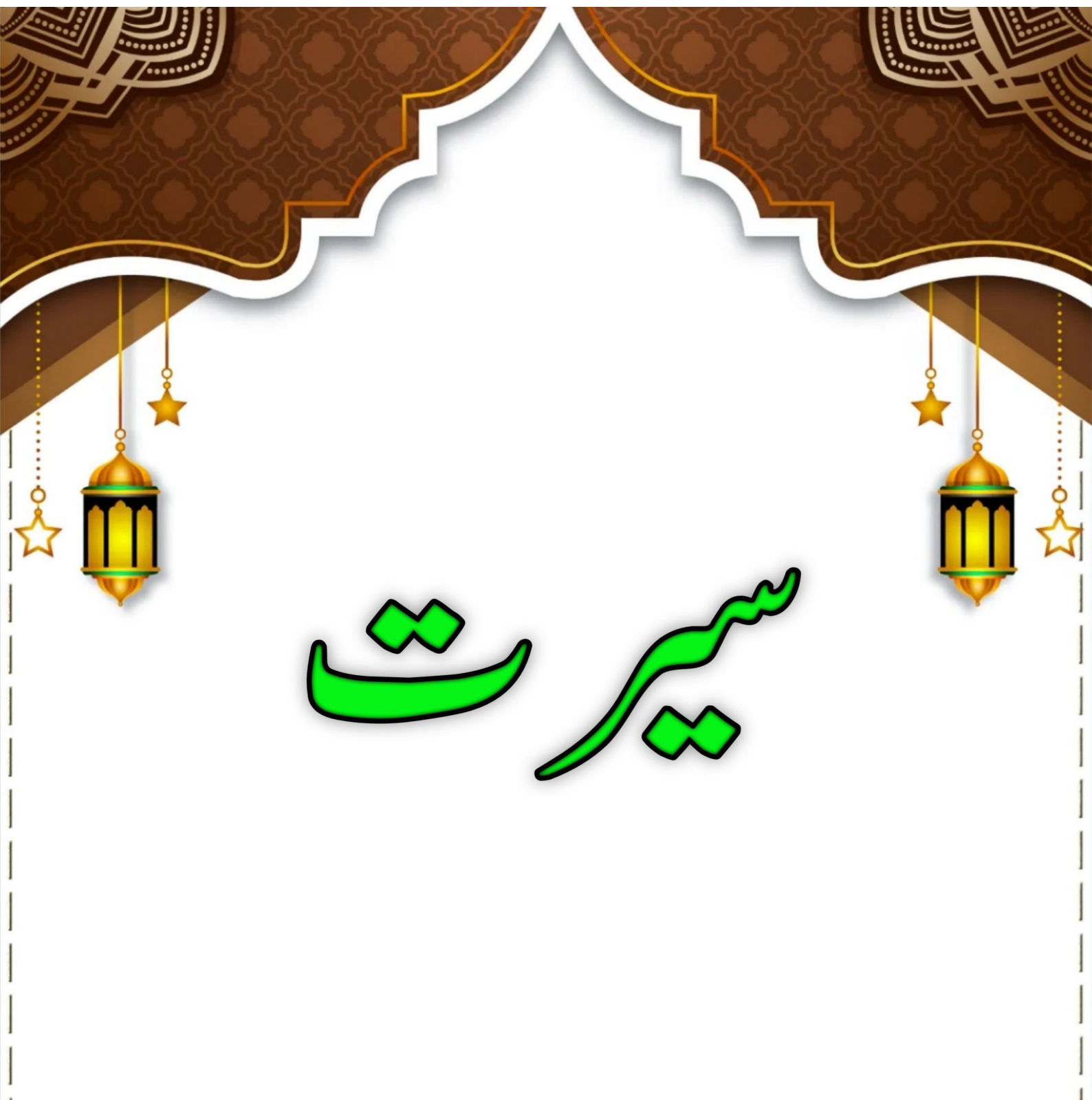
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

اصحاب کہف کون تھے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اصحاب کہف کون تھے اور ان کے کیا نام تھے؟

User ID:شاہ زین شاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اصحاب کہف بنی اسرائیل کے اولیاء تھے۔ جنھوں نے کفار سے اپنے ایمان کو بچانے کے لیے غار میں پناہ لی اور وہاں تقریبا 309 سال تک سوتے رہے۔اس وجہ سے انہیں اصحاب کہف یعنی غار والے کہا جاتا ہے۔اور ان کا واقعہ قرآن پاک کے اندر سورۃ الکھف میں بھی ذکر فرمایا گیا ہے۔اصحابِ کہف کے متعلق قوی ترین قول یہ ہے کہ وہ سات حضرات تھے اگرچہ ان کے ناموں میں کسی قدر اختلاف ہے لیکن حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی روایت پر جو خازن میں ہے ان کے نام یہ ہیں۔ (1) مکسلمینا، (2) یملیخا، (3) مرطونس، (4) بینونس، (5) ساربنونس، (6) ذونوانس، (7) کشفیط طنونس اور اُن کے کتے کا نام قطمیر ہے۔

(نوٹ: ان کا واقعہ تفصیلا پڑھنے کے لیے قرآن مجید سے سورۃ الکھف مع ترجمہ وتفسیر صراط الجنان سے پڑھیں۔)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

5 ربیع الاول 1446ھ/10 ستمبر 2024ء

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں آیت

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا حضرت ابو بکر کا ذکر قران پاک میں بھی ہے اگر ہے تو کوئی آیت یا تفسیر بتادیں۔

User ID:شاہ زین شاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر قرآن پاک میں متعدد جگہ پر ہے۔ چنانچہ قرآن پاک میں ہے:﴿وَ سَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَىۙ(۱۷) الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَكّٰىۚ(۱۸) وَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤىۙ(۱۹) اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰىۚ(۲۰) وَ لَسَوْفَ یَرْضٰى۠(۲۱)﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: اور عنقریب سب سے بڑے پرہیزگار کو اس آگ سے دور رکھا جائے گا، جو اپنا مال دیتا ہے تاکہ اسے پاکیزگی ملے اور کسی کا اس پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جانا ہو، صرف اپنے سب سے بلند شان والے رب کی رضا تلاش کرنے کے لیے اور بیشک قریب ہے کہ وہ خوش ہو جائے گا۔ (القران،پ30،اللیل:17تا21)

تفسیر خازن میں ہے: جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرتِ بلال رضی اللہ عنہ کو بہت مہنگی قیمت پر خرید کر آزاد کیا تو کفار کو حیرت ہوئی اور اُنہوں نے کہا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایسا کیوں کیا؟ شاید بلال کا اُن پر کوئی اِحسان ہوگا، جو اُنہوں نے اتنی مہنگی قیمت دے کر انہیں خریدا اور آزاد کر دیا۔اِس پر یہ آیات نازل ہوئیں اور اِن میں یہ ظاہر فرمادیا گیا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ فعل محض اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ہے کسی کے اِحسان کا بدلہ نہیں اور نہ اُن پر حضرتِ بلال رضی اللہ عنہ وغیرہ کا کوئی احسان ہے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے علاوہ بھی بہت سے لوگوں کو اُن کے اسلام کی وجہ سے خرید کر آزاد کیا، جیسے حضرت عامر بن فہیرہ، حضرت اُمِّ عُمَیس اور حضرت زہرہ رضی اللہ عنہم۔ مفسرین کا اِجماع: امام علی بن محمد خازِن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تمام مفسرین کے نزدیک اِس آیت میں سب سے بڑے پرہیزگار سے مراد ’’حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ‘‘ہیں (اور یہ آیت آپ رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔)

(تفسیرِ خازن، جلد4، صفحہ384-385)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

5ربیع الاول1446ھ/10ستمبر2024ء

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی داڑھی مبارک سفید تھی یا سیاہ تھی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID:جاوید

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس بال آخر عمر تک سیاہ رہے، سفید بالوں کے متعلق مختلف روایات مروی ہیں۔ایک روایت کے مطابق سر اور داڑھی شریف میں بیس بالوں سے زیادہ سفید نہیں ہوئے تھے۔حکیم الامت مفتی یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : حضور اقدس کے سفید بالوں کے متعلق تین روایات ہیں: چودہ بال شریف سفید تھے، سترہ تھے، بیس تھے، ہو سکتا ہے کہ اولاً چودہ بال شریف سفید ہوئے ہوں پھر آخر میں سترہ سر مبارک میں اور تین داڑھی شریف میں کل بیس لہذا تینوں روایات درست ہیں۔

(مرآۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح جلد:6 , حدیث نمبر:4359)

مزید ایک جگہ فرماتے ہیں: سر شریف میں چودہ بال سفید تھے، داڑھی شریف میں پانچ بال اور ریش بچی میں ایک بال سفید کل بیس بال شریف سفید ہوئے تھے اس کے متعلق اور بھی روایات ہیں۔

(مرآۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح جلد:8 , حدیث نمبر:5779)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

16 ربیع الاول 1446ھ/21 ستمبر 2024ء

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کی کس زوجہ سے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شیراز علی :User ID

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کی زوجہ ام المؤمنین سیدتنا خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے ہیں۔ سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کے علاوہ حضور ﷺ کی تمام اولاد سیدتنا خدیجہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہے۔ المواہب اللدنیہ میں ہے: حضرت ابراہیم کے علاوہ باقی تمام صاحبزادے اور صاحبزادیاں حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہیں۔

(المواہب اللدنیہ، جلد 1، صفحہ 540، فرید بک اسٹال، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

5 ربیع الاول 1446ھ / 10 ستمبر 2024ء

وظائف

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ　　وعلیٰ آلک واصحابک یاحبیب اللہ

نظر بد اتارنے کا روحانی علاج

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ نظر اتارنے کا بہترین اور موثر عمل کیا ہے؟

User ID:جاوید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

نظر بد اتارنے کے مختلف ٹوٹکے اور روحانی علاج ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ تین مرتبہ بِسۡمِ اللہ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیم پڑھ کر سات مرتبہ یہ دعا: اَللّٰھُمَّ اَذۡھِبۡ حَرَّھَا وَبَرۡدَھَا وَوَصَبَھَا پڑھ کر جس کو نظر ہو اس پر دَم کیجئے، ان شاءاللہ نظر اُتر جائے گی۔

(ماخوذ از: بیمار عابد، صفحہ 44، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

16 ربیع الاول 1446ھ/21 ستمبر 2024ء

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ میں کمپیوٹر سیکھ رہا ہوں لیکن کچھ یاد نہیں رہتا کوئی وظیفہ بتائیں جس سے میرا حافظہ مظبوط ہو جائے۔

User ID:زبیر میمن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

حافظہ مضبوط کرنے کے بہت سے وظائف ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ کانچ کے برتن میں مشک اور گلاب کے پانی سے سورۃ النجم آیت نمبر 1 سے 18 تک کو لکھئے، پھر زمزم شریف کے پانی سے دھو لیجئے اور برابر سات روز تک بعد نمازِ فجر نہار منہ پی لیجئے، ان شاءاللہ حافظہ قوی ہو گا۔ حضرت علامہ سیّد عبدالغنی نابلسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ان آیاتِ کی برکت سے ذہن قوی ہوتا، قلب کی صفائی ہوتی ہے اور نسیان زائل ہوتا ہے۔

(ماخوذاز: حافظہ کیسے مظبوط ہو، صفحہ 133، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

22 ربیع الاول 1446ھ/27 ستمبر 2024ء

جائز و ناجائز

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ　وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

مرد کے لیے لال رنگ کا لباس پہننے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا مرد کے لیے لال رنگ کا لباس پہننا جائز ہے؟

User ID: فرحان خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ مردوں کے لیے کسم (ایک پھول جس سے شہاب یعنی گہرا سرخ رنگ نکلتا ہے اور کپڑے رنگے جاتے ہیں۔) یا زعفران کا رنگا ہوا کپڑا پہننا ممنوع ہے اور اگر ان کے علاوہ کسی اور چیز تو سرخ ہو تو پہننا اگرچہ جائز ہے لیکن سرخ اور شوخ قسم کا لباس مرد کے لیے نہ پہننا بہتر ہے۔ مفتی امجد علی اعظمی رحمہ اللہ علیہ لکھتے ہیں: کسم یا زعفران کا رنگا ہوا کپڑا پہننا مرد کو منع ہے گہرا رنگ ہو کہ سرخ ہو جائے یا ہلکا ہو کہ زرد رہے دونوں کا ایک حکم ہے۔ عورتوں کو یہ دونوں قسم کے رنگ جائز ہیں، ان دونوں رنگوں کے سوا باقی ہر قسم کے رنگ زرد، سرخ، دھانی، بسنتی، چمپئی، نارنجی وغیرہا مردوں کو بھی جائز ہیں اگرچہ بہتر یہ ہے کہ سرخ رنگ یا شوخ رنگ کے کپڑے مرد نہ پہنے، خصوصاً جن رنگوں میں زنانہ پن ہو مرد اس کو بالکل نہ پہنے۔

(بہار شریعت، جلد 3، حصہ 16، صفحہ 415، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

17 صفر المظفر 1446ھ / 23 اگست 2024ء

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ جس امام نے لے پالک بیٹے کے ساتھ اپنانام لکھوایاہو اور بلواتاہواس کی امامت کاکیاحکم ہے؟

شوکت علی:User ID

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ بچے کے حقیقی باپ کی جگہ کسی اور کانام لکھواناناجائز وحرام ہے چاہے حقیقی باپ زندہ ہو یامر چکاہو کیونکہ بچوں کوان کے حقیقی باپ کے نام سے پکارنے کاحکم ہے اور اگرامام علانیہ بچے کے نام کے ساتھ اپنانام بلوائے توفاسق معلن ہے اور فاسق معلن امامت کا مستحق نہیں اسے امام بنانامکروہ تحریمی وگناہ ہے اگرپڑھ لی تواس کااعادہ واجب ہے۔ اللہ رب العزت فرماتاہے: ﴿اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآىٕهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ﴾ ترجمہ کنزالایمان: "انہیں ان کے باپ ہی کاکہہ کرپکارو۔ یہ اللہ کے نزدیک زیادہ ٹھیک ہے۔

(القرآن، پارہ21، سورۃ الاحزاب، آیت5)

صحیح بخاری میں ہے: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "من ادعی الی غیرابیہ وھو یعلم انہ غیرابیہ فالجنۃ علیہ حرام" جس نے خود کواپنے باپ کے غیر کی طرف منسوب کیاحالانکہ اسے علم تھاکہ وہ اس کاباپ نہیں ہے توجنت اس پرحرام ہے۔

(صحیح بخاری، جلد2، صفحہ533، حدیث6766، مطبوعہ لاھور)

تبیین الحقائق میں ہے: "وکرہ إمامۃ العبد والفاسق) لأنہ لایھتم لأمر دینہ؛ ولأن فی تقدیمہ للإمامۃ تعظیمہ وقد وجب علیھم إھانتہ شرعا" ترجمہ: غلام اور فاسق کی امامت بھی مکروہ تحریمی ہے کیونکہ وہ دینی احکامات کی پرواہ نہیں کرتا، اور اس لئے بھی کہ اسے (یعنی فاسق کو) امام بنانے میں اس کی تعظیم ہے جبکہ شرعاًان پراس کی اہانت واجب ہے۔

(تبیین الحقائق، جلد01، صفحہ134، مطبعہ کبری)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

17صفرالمظفر1446ھ/23اگست2024ء

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ   وعلیٰ اٰلک واصحابک یاحبیب اللہ

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

جھگڑے میں بلاوجہ کسی مسلمان سے نہ بولنے کی قسم کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ جھگڑے کے دوران بہو نے قسم اٹھالی کہ وہ ساس سے کبھی بات نہیں کرے گی اب اس سے چھٹکارہ کیسے ممکن ہے؟

User ID: محمد محسن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ بہو کا ساس سے بلاوجہ شرعی بات چیت نہ کرنے کی قسم اٹھانا شرعاً درست نہیں ایسی قسم کا پورا کرنا جائز نہیں اس قسم کو توڑ کر اس کا کفارہ دینا لازم ہے قسم کا کفارہ غلام آزاد کرنا یا دس مسکینوں کو دو وقت کا متوسط درجے کا کھانا کھلانا ہے کھانے کے بدلے میں ہر مسکین کو الگ الگ ایک صدقۂ فطر کی مقدار (یعنی آدھا صاع (دو کلو میں اَسی گرام کم) گندم یا اس کی قیمت) بھی دے سکتا ہے خیال رہے کہ جن مساکین کو کھانا کھلایا ان میں کوئی نابالغ بچہ نہ ہو ورنہ کفارہ ادا نہ ہوگا یا دس مسکینوں کو ایسے متوسط درجے کے کپڑے پہنانا جو تین ماہ سے زیادہ تک چلیں بلکل نئے کپڑے ضروری نہیں اور عام طور پر جتنا بدن چھپایا جاتا ہے اسے چھپالیں ان تین میں بندے کو اختیار ہے کہ ان تین میں سے جو ادا کرے گا کفارہ ادا ہو جائے گا اور جو ان تینوں پر قدرت نہ رکھتا ہو تو وہ تین دن کے مسلسل روزے رکھے۔ بخاری شریف میں ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص اپنے اہل کے متعلق ضرر (یعنی نقصان) پہنچانے کے لئے قسم کھائے پس بخدا اُس کو ضَرر دینا اور قسم کو پورا کرنا اللہ کے نزدیک زیادہ گناہ ہے اِس سے کہ وہ اس قسم کے بدلے کفّارہ دے جو اللہ پاک نے اس پر مقرر فرمایا ہے۔ (بُخاری، جلد4، صفحہ 216، حدیث6625)

مفتی احمد یار خان علیہ الرحمہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جو شخص اپنے گھر والوں میں سے کسی کا حق فوت (یعنی حق تلفی) کرنے پر قسم کھالے مثلًا یہ کہ میں اپنی ماں کی خدمت نہ کروں گا یا ماں باپ سے بات چیت نہ کروں گا، ایسی قسموں کا پورا کرنا گناہ ہے۔ اس پر واجب ہے کہ ایسی قسمیں توڑے اور گھر والوں کے حُقُوق ادا کرے، خیال رہے یہاں یہ مطلب نہیں کہ یہ قسم پوری نہ کرنا بھی گناہ مگر پوری کرنا زیادہ گناہ ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ایسی قسم پوری کرنا بہت بڑا گناہ ہے، پوری نہ کرنا ثواب، کہ اگرچہ رب عزوجل کے نام کی بے ادبی قسم توڑنے میں ہوتی ہے اسی لیے اس پر کفارہ واجب ہوتا ہے مگر یہاں قسم نہ توڑنا زیادہ گناہ کا موجب ہے۔

(مراٰۃ المناجیح، جلد5، صفحہ198، مُلخصاً)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

17 صفر المظفر 1446ھ/23 اگست 2024ء

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

1674

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا سکول کالج کی بالغ لڑکیاں تقریبا 100 کلو میٹر بغیر محرم کے کسی ٹرپ کے ساتھ جاسکتی ہیں؟

User ID: رانا محمد قاسم جمیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ عورت کا بغیر محرم شرعی مسافت پر ٹرپ کے ساتھ جانا، ناجائز و حرام ہے کیونکہ عورت کے لیے بغیر شوہر یا بغیر محرم کے شرعی سفر یعنی 92 کلو میٹر پر جانے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ صحیح مسلم میں ہے: ”عن أبي سعيد الخدري، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر، أن تسافر سفرا يكون ثلاثة أيام فصاعدا، إلا ومعها أبوها، أو ابنها، أو زوجها، أو أخوها، أو ذو محرم منها“ ترجمہ: حضرتِ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو عورت اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہے، اس کے لیے تین دن یا اس سے زیادہ کا سفر کرنا حلال نہیں ہے، مگر جبکہ اس کے ساتھ اس کا باپ یا بیٹا یا شوہر یا بھائی یا اس کا کوئی محرم ہو۔ (صحیح مسلم، باب سفر المرأۃ مع محرم الی حج وغیرہ، جلد 02، صفحہ 977، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

فتاوی رضویہ میں ہے: ”عورت اگرچہ عفیفہ (یعنی پاکدامن) یا ضعیفہ (یعنی بوڑھی) ہو، اسے بے شوہر یا محرم سفر کو جانا، حرام ہے۔ اگر چلی جائے گی، گنہگار ہوگی، ہر قدم پر گناہ لکھا جائے گا“۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد 10، صفحہ 706، 707، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

17 صفر المظفر 1446ھ / 23 اگست 2024ء

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ　　وعلیٰ آلک واصحابک یاحبیب اللہ

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اللہ کے ولی کی مزار کو چومنا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID: مجاہد

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ قبر یا مزار کو چومنا نہیں چاہیے قبر کو چومنا منع ہے اور نہ چومنے میں ادب بھی زیادہ ہے۔ سیدی امام اہلسنت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: زیارت کرنے والے کو مزار کا بوسہ نہیں لینا چاہئے، علماء کا اس میں اختلاف ہے لہٰذا بچنا بہتر ہے اور اسی میں ادب زیادہ ہے۔

(فتاوی رضویہ، جلد22، صفحہ 475، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: قبر کو بوسہ دینا بعض علما نے جائز کہا ہے، مگر صحیح یہ ہے کہ منع ہے۔

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 855، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

5 ربیع الاول 1446ھ/ 10 ستمبر 2024ء

آن لائن الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر آتش بازی کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا عید میلاد النبی ﷺ کی خوشی میں یا یوم عقیدہ ختم نبوت کے موقع پر آتش بازی کرنا جائز ہے؟

User ID: سیدھی راہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ آتش بازی کرنا چاہے جس موقع پر بھی ہو، ناجائز و حرام ہے۔ کیونکہ اس میں اسراف یعنی مال کا ضائع کرنا اور مسلمانوں کو تکلیف دینا جیسے پٹاخوں کی آواز اور کپڑوں اور دیگر اشیاء کا جلنا پایا جاتا جو کہ شرعاً جائز نہیں لہذا عید میلاد النبی ﷺ کا موقع ہو یا کوئی اور اسلامی، مذہبی یا کوئی بھی خوشی کا تہوار ہو آتش بازی سے پرہیز لازم ہے۔ قرآن مجید فرقان حمید میں فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ﴾ ترجمہ کنزالایمان: ”اور حد سے نہ بڑھو بے شک حد سے بڑھنے والے اسے پسند نہیں۔ (القرآن، پارہ 8، سورہ اعراف، آیت 31)

حضور نبیِّ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان اللہ کرہ لکم ثلاثا: قیل و قال و اضاعۃ المال و کثرۃ السوال یعنی اللہ پاک تمہارے لئے 3 باتوں کو ناپسند فرماتا ہے: (1) قیل و قال یعنی بے فائدہ گفتگو (2) مال ضائع کرنا (3) کثرت سے سوال کرنا۔ (بخاری، حدیث: 1477)

حدیث پاک میں ہے: ”من اذی مسلماً، فقد اذانی، ومن اذانی، فقد اذی اللہ“ ترجمہ: جس نے کسی مسلمان کو ایذا دی، اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی، اس نے اللہ کو ایذا دی۔ (المعجم الاوسط، باب السین، من اسمہ سعید، جلد 4، صفحہ 60، دارالحرمین، قاھرہ)

فتاوی رضویہ میں ہے: ”آتش بازی جس طرح شادیوں اور شب براءت میں رائج ہے، بے شک حرام اور پورا جرم ہے کہ اس میں تضییع مال (مال کو ضائع کرنا) ہے، قرآن مجید میں ایسے لوگوں کو شیطان کا بھائی فرمایا۔“

(فتاوی رضویہ، جلد 23، صفحہ 279، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

5 ربیع الاول 1446ھ / 10 ستمبر 2024ء

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ قرآن پاک میں ہے کہ کیا چائنہ نمک حلال ہے؟ بعض لوگ کہتے ہیں یہ حرام ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID: شان علی

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ چائنہ نمک کے بارے میں یقینی طور پر معلوم ہو کہ اس میں حرام یا نجس اجزاء شامل ہیں تو یہ حرام ہو گا، ورنہ محض شک یا سنی سنائی باتوں کی وجہ سے اسے حرام نہیں کہیں گے۔ کیونکہ اشیاء میں اصل پاکی اور حلال ہونا ہے جب تک یقین نہ ہو کسی چیز کو ناپاک یا حرام نہیں کہہ سکتے۔ البتہ اگر چائنہ نمک کے متعلق ایسی خبریں سننے کو ملیں جس سے اس کے حلال ہونے میں شبہ ہو تو بچنا بہتر ہے۔ امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ”اصل اشیاء میں طہارت و حلت ہے جب تک تحقیق نہ ہو کہ اس میں کوئی ناپاک یا حرام چیز ملی ہے محض شبہہ پر نجس و ناجائز نہیں کہہ سکتے۔۔۔ہاں اگر کچھ شبہہ ڈالنے والی خبریں سن کر احتیاط کرے تو بہتر۔“

(فتاوی رضویہ، جلد 21، صفحہ 620، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

5 ربیع الاول 1446ھ/10 ستمبر 2024ء

خواتین کا بالوں میں سیاہ کلر لگانے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ خواتین کے لیے سیاہ خضاب کرنے کا کیا حکم ہے؟

User ID:فیروز سلیمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ سیاہ خضاب لگانا مرد وعورت دونوں کے لیے حرام ہے۔ سنن ابی داؤد میں ہے:

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون قوم فی اخر الزمان یخضبون بھذا السواد کحواصل الحمام لایجدون رائحۃ الجنۃ یعنی حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخری زمانے میں کچھ لوگ سیاہ خضاب لگائیں گے جیسے کبوتروں کے پوٹے وہ جنت کی خوشبو نہ سونگھیں گے۔

(سنن أبي داؤد، باب ماجاء في خضاب السواد، جلد2، صفحہ226، مطبوعہ لاھور)

اس حدیث کے تحت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرحمٰن مراۃ المناجیح میں فرماتے ہیں: ''سیاہ خضاب مطلقاً مکروہ تحریمی ہے۔ مرد وعورت، سرداڑھی سب اسی ممانعت میں داخل ہیں۔''

(مراۃ المناجیح، جلد06، صفحہ140، قادری پبلشرز)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

5ربیع الاول1446ھ/10ستمبر2024ء

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

پیسے دے کر اگلی کلاس کا سرٹیفکیٹ بنوانا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ایک لڑکے نے 5 کلاس پڑھی ہیں لیکن کسی اور سکول سے ایک ہزار روپے دے کر 8th کا سرٹیفکیٹ بنوالیا، اس کا کیا حکم شرعی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID: محمد فرحان

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اس طرح بچے کا سرٹیفکیٹ بنوانا شرعا جائز نہیں۔ کیونکہ اس میں دھوکہ وفریب ہے جو کہ جائز نہیں ایسے ہی یہ رشوت بھی ہے کیونکہ کسی کا حق دبانے کے لیے یا اپنا کام کروانے کے لیے جو دیا جائے وہ رشوت کہلاتا ہے، اور رشوت لینا اور دینا ناجائز و حرام ہے۔ صحیح مسلم میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: من غش، فلیس منی ترجمہ: جس نے دھوکہ دیا وہ مجھ سے نہیں۔

(صحیح مسلم، حدیث 284)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں "رشوت لینا مطلقاً حرام ہے، جو پرایا حق دبانے کے لئے دیا جائے (وہ) رشوت ہے یونہی جو اپنا کام بنانے کے لئے حاکم کو دیا جائے رشوت ہے لیکن اپنے اوپر سے دفعِ ظلم (یعنی ظلم دور کرنے) کے لئے جو کچھ دیا جائے (وہ) دینے والے کے حق میں رشوت نہیں، یہ دے سکتا ہے، لینے والے کے حق میں وہ بھی رشوت ہے اور اسے لینا حرام۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 23، صفحہ 597، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

7 ربیع الاول 1446ھ / 12 ستمبر 2024ء

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ جو عرس کے موقع پہ مزارات کو عرق گلاب سے غسل دیاجاتاہے اس کاشرعی حکم کیاہے؟ کیایہ اسراف نہیں؟

User ID: محمد حسنین معاویہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ مزارات کو عرق گلاب وغیرہ سے غسل دینا جائز ہے شرعا اس میں کوئی قباحت نہیں اور نہ ہی یہ اسراف ہے۔ کیونکہ اسراف مال کو بلا مقصد اور گناہ اور فضول کاموں میں خرچ کرنا کہلاتا ہے بھلائی اور خیر کے کاموں میں مال صرف کرنا اسراف نہیں۔ اور مزارات کو غسل دینے کی ایک حکمت یہ بھی ہوتی ہے کہ کثیر تعداد میں لوگ بزرگان کے مزارات پر ایصال ثواب اور اظہار عقیدت کے لئے آتے ہیں لہذا مزار اور اس سے ملحق جگہ کا صاف ستھرا ہونا اچھی بات ہے اور اس میں کوئی شرعی قباحت نہیں ہے اور اس کی اصل غسل کعبہ ہے کہ غسل کعبہ میں بھی یہی مقصد ہوتا ہے۔ مفتی منیب الرحمن صاحب قبلہ مدظلہ العالی تحریر فرماتے ہیں: مزارات کو غسل دینے کے لئے دن یاوقت کا تعین بھی عرفی ہے لوگوں کو اپنی سہولت اور صوابدید پر منحصر ہے لہذا عرس کے تقریبات کے آغاز پر یا آخری دن غسل دینا دونوں ہی درست ہے اور اس میں کوئی شرعی قباحت اور حرج نہیں ہے ویسے مزارات کو غسل دینا کوئی شرعی ضرورت نہیں ہے تاہم اس کی حکمت یہ ہوسکتی ہے کہ کثیر تعداد میں لوگ بزرگان کے مزارات پر ایصال ثواب اور اظہار عقیدت کے لئے آتے ہیں لہذا مزار اور اس سے ملحق جگہ کا صاف ستھرا ہونا اچھی بات ہے اور اس میں کوئی شرعی قباحت نہیں ہے اور اس کی اصل غسل کعبہ ہے مزار کو عرس کے آغاز پر غسل دیا جائے یا اختتام پر دونوں کی حیثیت یکساں ہے۔

(تفہیم المسائل، جلد پنجم، صفحہ 458، ضیاء القرآن، پبلی کیشنز، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

6ربیع الاول1446ھ/11 ستمبر2024ء

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ — وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

ناک، کان میں بالیاں ڈالنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کان میں بالی ڈالنا کیسا؟

User ID: محمد فرحان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ عورتوں کے لیے کان یا ناک چھدوا کر اس میں بالی ڈالنا بالکل جائز ہے کیونکہ حضور ﷺ کے دور میں عورتیں پہنتی تھیں، لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع نہیں فرمایا، جبکہ مردوں کے لیے ناک یا کان چھدوانا اور اس میں بالیاں ڈالنا ناجائز و حرام ہے کہ یہ عورتوں سے مشابہت ہے جو کہ جائز نہیں۔ فتاوی خانیہ میں ہے: "ولا بأس بثقب أذن الطفل لأنهم كانوا يفعلون ذلك في الجاهلية ولم ينكر عليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم" ترجمہ: بچی کے کان میں سوراخ نکالنے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ لوگ زمانہ جاہلیت میں یہ عمل کرتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے انہیں اس سے منع نہ فرمایا۔

(فتاوی قاضی خان، ج03، ص251، مطبوعہ بیروت)

مردوں کا عورتوں سے مشابہت اختیار کرنے کے حرام ہونے کے بارے میں صحیح بخاری میں ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لعن الله المتشبهين من الرجال بالنساء والمتشبهات من النساء بالرجال" ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی کی لعنت ان مردوں پر جو عورتوں سے مشابہت کریں اور ان عورتوں پر جو مردوں سے مشابہت کریں۔

(صحیح بخاری، کتاب اللباس، باب المتشبهون بالنساء، والمتشبهات بالرجال، ج7، ص159، دار طوق النجاۃ، مصر)

بہار شریعت میں ہے: "لڑکیوں کے کان ناک چھیدنا، جائز ہے اور بعض لوگ لڑکوں کے بھی کان چھدواتے ہیں اور دُریا (بالی) پہناتے ہیں، یہ ناجائز ہے یعنی کان چھدوانا بھی ناجائز اور اسے زیور پہنانا بھی ناجائز۔"

(بہار شریعت، جلد03، صفحہ596، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

7 ربیع الاول 1446ھ/ 12 ستمبر 2024ء

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

دعوت پے کسی ایسے کو ساتھ لے جانا جسے دعوت نہ ہو

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اگر کسی کو دعوت پر بلایا گیا وہ اپنے کسی دوست کو بھی ساتھ دعوت میں لے جائے جبکہ اس کے دوست کو دعوت نہ ہو، اس کا کیا حکم ہے؟

User ID: قاری شاہذیب قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے جسے دعوت نہ دی گئی ہو اسے اپنے ساتھ دعوت پے لے جانا جائز نہیں کیونکہ بن بلائے کسی دعوت پے جانا جائز نہیں اور جس کے ہاں گئے اس کے لیے اختیار ہے چاہے تو اسے کھانا کھلا دے چاہے تو باہر نکال دے البتہ اسے کھانا کھلا دینا بہتر و مستحب عمل ہے جبکہ کوئی شرعی ممانعت نہ ہو۔ بن بلائے دعوت پے جانے کے متعلق سنن ابی داؤد میں ہے: عن عبد الله بن عمر: قال رسول الله - صلى الله عليه وسلم : من دعي فلم يجب فقد عصى الله ورسوله، ومن دخل على غير دعوة دخل سارقا وخرج مغيرا ترجمہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے فرمایا: جس کو دعوت دی گئی اور اس نے قبول نہ کی اس نے اللہ و رسول (عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی نافرمانی کی اور جو بغیر بلائے گیا وہ چور ہو کر گھسا اور لٹیرا بن کر نکلا۔

(سنن أبي داود، باب ما جاء في اجابة الدعوة، جلد 5، صفحہ 569، دار الرسالة العالمية)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

7 ربیع الاول 1446ھ/ 12 ستمبر 2024ء

سورت توبہ کے شروع میں بسم اللہ پڑھنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ سورت التوبہ کے شروع میں بسم اللہ پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

User ID: اعتزاز مہر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اگر سورت توبہ سے تلاوت شروع کی جائے تو بسم اللہ پڑھ لیں لیکن اگر پیچھے سے پڑھتے آ رہے تھے اور سورت توبہ آگئی تو بسم اللہ پڑھنے کی حاجت نہیں ہے۔ یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ سورت توبہ سے تلاوت شروع کی جائے تو بھی بسم اللہ نہ پڑھی جائے محض غلط بات ہے۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں: "سورۂ براءت (توبہ) سے اگر تلاوت شروع کی تو اعوذ باللہ بسم للہ کہہ لے اور جو اس کے پہلے سے تلاوت شروع کی اور سورت براءت آگئی تو تسمیہ پڑھنے کی حاجت نہیں اور یہ جو مشہور ہے کہ سورۂ توبہ ابتداً بھی پڑھے جب بھی بسم للہ نہ پڑھے یہ محض غلط ہے۔"

(بہارِ شریعت، جلد 01، حصہ 3، صفحہ 119، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

18 ربیع الاول 1446ھ/23 ستمبر 2024ء

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ — وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

مدینے میں مرنے کی تمنا کرنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ مدینے میں مرنے کی تمنا کرنا کیسا ہے؟ کیونکہ کچھ لوگ اس بات پہ اعتراض کرتے ہیں کے تم لوگ وہاں جا کے کیوں مرنا چاہتے ہو؟ وہاں کیا خاص ہے؟ اور کہتے ہیں کے اس بارے میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی کوئی اس طرح کا کوئی قول نہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID: محمد علی

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ مدینے میں موت کی تمنا کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب وجوار پانے کے لیے جائز و مستحسن عمل ہے اور حدیث پاک میں اس کی ترغیب موجود ہے۔ نبیِ اکرم، نورِ مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّمُوْتَ بِالْمَدِیْنَۃِ فَلْیَمُتْ بِھَا، فَاِنِّیْ اَشْفَعُ لِمَنْ یَّمُوْتُ بِھَا تم میں سے جس سے ہو سکے کہ وہ مدینے میں مرے تو مدینے ہی میں مرے کیونکہ میں مدینے میں مرنے والے کی شفاعت کروں گا۔ (ترمذی، کتاب المناقب، باب فی فضل المدینۃ، ۵/۴۸۳، حدیث: ۳۹۴۳)

مفتی احمد یار خان رحمہ اللہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یہ بشارت اور ہدایت سارے مسلمانوں کو ہے نہ کہ صرف مہاجرین کو یعنی جس مسلمان کی نیت مدینۂ پاک میں مرنے کی ہو، وہ کوشش بھی وہیں مرنے کی کرے تو وہیں قیام کرے، خصوصًا بڑھاپے میں اور بلا ضرورت مدینۂ پاک سے باہر نہ جائے تاکہ موت و دفن وہیں نصیب ہو۔ مزید فرماتے ہیں: میں نے بعض لوگوں کو دیکھا کہ تیس (30) چالیس (40) سال سے مدینۂ منورہ میں ہیں، حدودِ مدینہ بلکہ شہرِ مدینہ سے بھی باہر نہیں جاتے اسی خوف سے کہ موت باہر نہ آجائے، حضرت سیدنا امام مالک رحمہ اللہ کا بھی یہی دستور رہا، مزید فرماتے ہیں: (حدیثِ مبارکہ میں) شفاعت سے مراد خصوصی شفاعت ہے، گنہگاروں کے سارے گناہ بخشوانے کی شفاعت اور نیک کاروں کے مزید درجے بلند کرنے کی شفاعت، ورنہ حضور ﷺ اپنی ساری ہی اُمّت کی شفاعت فرمائیں گے۔ خیال رہے! کہ مدینۂ پاک میں رہنا بھی افضل وہاں مرنا بھی اعلیٰ اور وہاں دفن ہونا بھی بہتر ہے۔

(مرآۃ المناجیح، جلد4، صفحہ222، ملتقطاً بتغیرٍ قلیل)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

16 ربیع الاول 1446ھ / 21 ستمبر 2024ء

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ

1685

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ جو بغیر ثبوت کسی عورت پر زنا کی تہمت لگائے ایسے شخص کے بارے میں اسلام کی تعلیمات کیا ہیں؟

User ID:محمد اعجاز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ جو شخص کسی پارسا مرد یا عورت کو زنا کی تہمت لگائے اور اس پر چار معائنہ کے گواہ پیش نہ کر سکے تو اس پر 80 کوڑوں کی حد واجب ہو جاتی ہے۔۔فرمان باری تعالی ہے: وَ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِیْنَ جَلْدَةً وَّ لَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًاۚ-وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ(4)اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ اَصْلَحُوْاۚ-فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ(5) ترجمہ: کنزالعرفان :اور جو پاکدامن عورتوں پر تہمت لگائیں پھر چار گواہ نہ لائیں تو انہیں اَسّی کوڑے لگاؤ اور ان کی گواہی کبھی نہ مانو اور وہی فاسق ہیں۔ مگر جو اس کے بعد توبہ کرلیں اور اپنی اصلاح کرلیں تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (سورۃ النور، آیت 4-5)

نوٹ: حدِ قذف سے متعلق مسائل کی تفصیلی معلومات کے لئے بہار شریعت جلد 2 حصہ 9 سے "قذف کا بیان" مطالعہ فرمائیں۔

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

18 ربیع الاول 1446ھ/23 ستمبر 2024ء

صرف "محمد" نام رکھنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا صرف محمد نام رکھ سکتے ہیں جبکہ اس کے آگے اور پیچھے کچھ نہ لکھوایا جائے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اعتراز مہر:User ID

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ محمد نام رکھنا بالکل جائز ہے بلکہ احادیث میں بچے کا نام محمد یا احمد رکھنے کے فضائل مروی ہیں۔البتہ بہتر ہے کہ نام محمد رکھا جائے اور پکارنے کے لیے کوئی اچھا سا اسلامی نام رکھ لیا جائے تاکہ ایک دوسرے کو پکارنے میں نام محمد کی بے ادبی کا اندیشہ نہ رہے۔ کنزالعمال میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے یہاں لڑکا پیدا ہو اور وہ میری محبّت اور میرے نام سے برَکت حاصل کرنے کیلئے اس کا نام محمد رکھے تو وہ اور اُس کا لڑکا دونوں جنّت میں جائیں گے۔

(کنزالعمال، جز:15،ج8،ص174، حدیث: 45215)

عقیقے کے بارے سوال وجواب کتاب میں ہے: "بہتر یہ ہے کہ صرف محمد یا احمد نام رکھے ان کے ساتھ "جان" وغیرہ اور کوئی لفظ نہ ملائے کہ فضائل تنہا انھیں اسمائے مبارکہ کے وارِد ہوئے ہیں۔ آج کل مَعاذَ اللہ نام بگاڑنے کی وَبا عام ہے حالانکہ ایسا کرنا گناہ ہے اور محمد نام کا بگاڑنا تو بہت ہی سخت تکلیف دِہ ہے۔ لہٰذا عقیقہ میں نام محمد یا احمد رکھ لیجیے اور پکارنے کیلئے مثلاً بِلال رضا، ہِلال رضا، جمال رضا، کمال رضا، اور زید رضا وغیرہ رکھ لیا جائے۔ اسی طرح بچیوں کے نام بھی صحابیات و وَلیّات کے ناموں پر رکھنا مناسب ہے جیسا کہ سکینہ، زَرِینہ، جمیلہ، فاطِمہ، زینب، مَیمونہ، مریم وغیرہ۔"

(عقیقے کے بارے میں سوال وجواب، صفحہ 5، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

18 ربیع الاول 1446ھ/ 23 ستمبر 2024ء

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ   وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

قل ھو اللہ احد پڑھ کر جانور ذبح کرنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اللہ اکبر کہنے کے بجائے قل ھو اللہ احد پڑھ کر جانور ذبح کرنا کیسا؟

User ID: حافظ آفاق احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ جانور حلال ہو جائے گا کہ اللہ کا نام لے کر ذبح کیا البتہ یہ عمل خلاف اولی ہو گا کیونکہ مستحب بسم اللہ، اللہ اکبر کہنا ہے۔ تنویر الابصار میں ہے: "والمستحب أن يقول بسم الله الله أكبر بلا واو" یعنی مستحب یہ ہے کہ ذبح کرنے والا بغیر واؤ کے "بسم اللہ اللہ اکبر" کہہ کر ذبح کرے۔

(تنویر الابصار مع الدر المختار، کتاب الذبائح، ج09، ص503، مطبوعہ کوئٹہ)

بہارِ شریعت میں ہے: "تنہا نام ہی ذکر کرے یا نام کے ساتھ صفت بھی ذکر کرے دونوں صورتوں میں جانور حلال ہو جاتا ہے مثلاً اللہ اکبر، اللہ اعظم، اللہ اجل، اللہ الرحمن، اللہ الرحیم، یا صرف اللہ یا الرحمن یا الرحیم کہے اسی طرح سُبْحَانَ اللہ یا الحمد للہ یا لاالٰہ الا اللہ پڑھنے سے بھی حلال ہو جائے گا۔ اللہ عزوجل کا نام عربی کے سوا دوسری زبان میں لیا جب بھی حلال ہو جائے گا۔"

(بہارِ شریعت، ج03، ص314، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

20 ربیع الاول 1446ھ/25 ستمبر 2024ء

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ بدمذہب کے یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کرنا معلومات کیلئے کیسا ہے؟ بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID:محمد قریشی

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ عوام الناس کے لیے بدمذہب کے چینل کو سبسکرائب کرنے کی شرعا اجازت نہیں۔ کیونکہ اس طرح اس کے گمراہی بھرے بیانات زیادہ آئیں گے اور عین ممکن ہے کہ شیطان اس کی ویڈیوز دیکھنے کے سبب گمراہ کردے ۔اسی لیے عوام کو بدمذھبوں کی کتابیں پڑھنے کو بھی ناجائز لکھا گیا ہے۔اور سبسکرائب کرنے کی صورت میں اس کے چینل کی تشہیر اور معاونت بھی ہے اور گناہ پر معاونت کرنے سے اللہ پاک نے منع فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ ترجمہ کنزالایمان : ”اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔“ (پارہ 6، سورۃ المائدہ، آیت 2)

سیدی امام اہلسنت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ کتاب مذہب اہلسنت کے خلاف ہے بلکہ اس میں خود اسلام کی بھی مخالفت ہے، اس کا دیکھنا، پڑھنا، سننا حرام ہے، الالعالم یرید ان یرد علیہ اویکشف مافیہ من کفر وضلال۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ ترجمہ: ہاں جو عالم اس کا مطالعہ کرے اس کی تردید کے لئے یا اس میں جو کفر بیان ہو اس کے انکشاف کے لئے تو اس کے لئے پڑھنا دیکھنا حرام نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد 14، صفحہ 358، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

20 ربیع الاول 1446ھ / 25 ستمبر 2024ء

عورت کے لیے گھر میں مردانہ لباس پہننے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا عورت گھر میں مردوں والا ٹراؤزر پہن سکتی ہے؟ جبکہ اسے کوئی غیر محرم بھی نہ دیکھ رہا ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID: محمد قریشی

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ عورت کے لیے مردانہ ٹراؤزر پہننا، اگرچہ گھر میں پہنے، اگرچہ کوئی غیر محرم نہ دیکھ رہا ہو بہر صورت ناجائز و حرام ہے۔ کیونکہ اس میں مردوں سے مشابہت ہے، اور رسول اللہ ﷺ نے ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں سے مشابہت اختیار کریں اور ایسے مردوں پر جو عورتوں سے مشابہت اختیار کریں۔ بخاری شریف میں ہے: ”عن ابن عباس رضی اللہ عنھما قال: لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم المتشبھین من الرجال بالنساء، و المتشبھات من النساء بالرجال “ ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مردوں سے مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں اور عورتوں سے مشابہت اختیار کرنے والے مردوں پر لعنت فرمائی ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب اللباس، باب المتشبھون بالنساء، جلد2 صفحہ 874، مطبوعہ کراچی)

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ”مرد کو عورت، عورت کو مرد سے کسی لباس وضع، چال ڈھال میں بھی تشبہ حرام نہ کہ خاص صورت و بدن میں۔ “

(فتاوی رضویہ، جلد22، صفحہ 664، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

20 ربیع الاول 1446ھ / 25 ستمبر 2024ء

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا عید میلاد شریف پر کسی عورت یا برقع پہنی جوان لڑکی کو سڑک پر مردوں کے بیچ میں لا کر اس سے مائک پر وعظ کروا سکتے ہیں؟

User ID: اکرام اللہ خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ جوان لڑکیوں کو اس طرح مردوں کے درمیان لا کر وعظ وغیرہ کروانا شرعا درست نہیں، کہ یہ مردوں کو اپنی طرف متوجہ کرنا ہے اور اگر اس میں نغمہ بھری آواز اپنائی جائے تو ناجائز و گناہ ہے کیونکہ عورت کی نغمہ بھری آواز کا بھی پردہ لازم ہے۔ سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: ''ناجائز ہے کہ عورت کی آواز بھی عورت ہے اور عورت کی خوش الحانی کہ اجنبی سنے محل فتنہ ہے۔''

(فتاوی رضویہ، جلد 22، صفحہ 240، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

23 ربیع الاول 1446ھ / 28 ستمبر 2024ء

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ　　وعلیٰ الک واصحابک یاحبیب اللہ

عورت کے لیے سر کے بال کاٹنے کا حکم

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ عورت بال کٹواسکتی ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID: ساقی چوہدری

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ عورت کو بال کاٹنے سے بچنا چاہیے البتہ اگر بال بہت لمبے ہو جائیں تو عورت کا کندھوں سے نیچے نیچے تک بال کٹوانا شرعا جائز ہے کندھوں سے اوپر تک بال کٹوانا ناجائز و حرام ہے کیونکہ کندھوں سے اوپر تک بال کٹوانے میں مردوں سے مشابہت ہے جو کہ جائز نہیں اور رسول اللہ ﷺ نے ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں سے مشابہت اختیار کریں اور ایسے مردوں پر جو عورتوں سے مشابہت اختیار کریں چنانچہ بخاری شریف میں ہے: ”عن ابن عباس رضی اللہ عنھما قال: لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المتشبھین من الرجال بالنساء، والمتشبھات من النساء بالرجال“

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مردوں سے مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں اور عورتوں سے مشابہت اختیار کرنے والے مردوں پر لعنت فرمائی ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب اللباس، باب المتشبھون بالنساء، جلد2 صفحہ 874، مطبوعہ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

20 جمادی الاخریٰ 1444ھ/ 3 دسمبر 2023ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

غریب شخص کواس کی بیٹی کی شادی کے لیے زکاۃ دینا

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیاکسی غریب کواس کی بیٹی کی شادی کے لیے زکاۃ دی جاسکتی ہے؟جس کے پاس سونا، چاندی، پیسے، سیونگ وغیرہ کچھ نہیں بس تنخواہ سے گھر کا گزر بسر ہوتا ہے۔

User ID:خالد سرور خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ زکاۃاور صدقات واجبہ جیسے (نذر، کفارہ، فدیہ اور صدقہ فطروغیرہ) کے اداہونے کے لیے یہ ضروری ہے کہ اسے کسی مسلمان، غیر ھاشمی، مستحقِ زکاۃ شخص کو بغیر عوض کے مالک بناکر دیا جائے لہذا اگر اگرلڑکی کاوالد صاحب نصاب نہ ہو تواسے صدقات واجبہ (زکاۃ، فطرہ وغیرہ) دے سکتے ہیں ورنہ نہیں۔ بہار شریعت میں ہے: ”زکاۃ کے مصارف 7 ہیں: فقیر، مسکین، عامل، رقاب، غلام، فی سبیل اللہ، ابن سبیل۔۔۔ جو شخص مالک نصاب ہو (جبکہ وہ چیز حاجتِ اصلیہ سے فارغ ہو یعنی مکان، سامان خانہ داری، پہننے کے کپڑے، خادم، سواری کا جانور، ہتھیار، اہلِ علم کے لیے کتابیں جواس کے کام میں ہوں کہ یہ سب حاجت اصلیہ سے ہیں اور وہ چیز ان کے علاوہ ہو، اگرچہ اس پر سال نہ گزراہو اگرچہ وہ مال نامی نہ ہو) ایسے کو زکاۃ دینا جائز نہیں۔۔۔ صحیح تندرست کو زکاۃ دے سکتے ہیں، اگرچہ کمانے پر قدرت رکھتا ہو مگر سوال کرنا اسے جائز نہیں۔۔۔ زکاۃ اداکرنے میں یہ ضرور ہے کہ جسے دیں مالک بنادیں، اباحت کافی نہیں۔۔۔ جن لوگوں کو زکاۃ دینا ناجائز ہے انھیں اور بھی کوئی صدقہ ٔواجبہ نذر وکفّارہ وفطرہ دینا جائز نہیں۔۔۔ جن لوگوں کی نسبت بیان کیاگیا کہ انھیں زکاۃ دے سکتے ہیں، اُن سب کا فقیر ہونا شرط ہے، سوا عامل کے کہ اس کے لیے فقیر ہونا شرط نہیں اور ابن السبیل اگرچہ غنی ہو، اُس وقت حکم فقیر میں ہے، باقی کسی کو جو فقیر نہ ہو زکاۃ نہیں دے سکتے۔“

(ملخص از: بہار شریعت جلد1، حصہ 5، صفحہ 930تا938، مکتبۃ المدینہ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

22ربیع الاول1446ھ/27 ستمبر2024ء

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ عصر کے بعد کھانا پینا کیسا ہے؟ بعض لوگ کہتے ہیں گناہ ہے۔ نہیں کھا پی سکتے۔ اس بارے میں حکم شرع کیا ہے؟

User ID: حافظ نصر اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ عصر کے بعد کھانا، پینا بالکل جائز ہے۔ اسے ناجائز کہنا خود ناجائز و حرام اور شریعت پر افتراء ہے کیونکہ کسی جائز کام کو ناجائز یا ناجائز کام کو جائز کہنا، غلط مسئلہ ناجائز و حرام ہے۔ اللہ پاک قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون یعنی وہ جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں ان کا بھلا نہ ہو۔

(پارہ 11، سورۃ یونس، آیت 49)

جامع الصغیر میں ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: من افتی بغیر علم لعنۃ ملائکۃ السماء والارض یعنی جس نے بغیر علم فتویٰ دیا اس پر زمین و آسمان کے فرشتے لعنت بھیجتے ہیں۔ (الجامع الصغیر، صفحہ 517، رقم الحدیث 8491)

سیدی امام اہل سنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: جھوٹا مسئلہ بیان کرنا سخت شدید کبیرہ (گناہ) ہے اگر قصداً ہے تو شریعت پر افتراء ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد 23، صفحہ 711-712، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

22 ربیع الاول 1446ھ / 27 ستمبر 2024ء

وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ دانت ٹیڑھے ہوں تو ڈاکٹر کے پاس جا کر انہیں سیدھا کروانا تار وغیرہ لگوانا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID: فوجی

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ دانت سیدھے کروانے کے لیے تار لگوانا جائز ہے۔ صدر الشریعہ، بدر الطریقہ، مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ”ہلتے ہوئے دانتوں کو سونے کے تار سے بندھوانا جائز ہے اور اگر کسی کی ناک کٹ گئی ہو تو سونے کی ناک بنوا کر لگا سکتا ہے۔ ان دونوں صورتوں میں ضرورت کی وجہ سے سونے کو جائز کہا گیا، کیونکہ چاندی کے تار سے دانت باندھے جائیں یا چاندی کی ناک لگائی جائے تو اس میں تعفن پیدا ہوگا۔“

(بہار شریعت، جلد 03، حصہ 16، صفحہ 428، مکتبۃ المدینۃ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

22 ربیع الاول 1446ھ / 27 ستمبر 2024ء

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ عورت کے ہاتھوں اور پیروں کے ناخن بڑھانا کیسا ہے؟

User ID: مبشر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ مرد اور عورت دونوں کے لیے چالیس دن سے زائد تک ناخن بڑھانا، ناجائز وگناہ ہے لہذا چالیس دن سے زائد تک نہیں بڑھاسکتی اس سے پہلے پہلے کاٹنا لازمی ہے۔ صحیح مسلم میں انس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: وقت لنا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فى قص الشارب وتقليم الاظفار ونتف الابط وحلق العانة ان لانترك اكثر من اربعين ليلة ترجمہ: ہمارے لئے حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے موچھیں کترنے، ناخن کاٹنے، زیر بغل بال اکھاڑنے اور زیر ناف بال مونڈنے کے لئے ایک وقت مقرر فرمایا کہ ہم میں سے کوئی شخص چالیس دن سے زیادہ نہ چھوڑے۔ (صحیح مسلم، رقم الحدیث 599)

در مختار میں ہے: کرہ ترکہ وراء الاربعین ترجمہ: چالیس روز سے زیادہ چھوڑدینا مکروہ ہے۔ اس کے تحت ردالمحتار میں ہے: ای تحریما لقول المجتبٰی ولا عذر فیما وراء الاربعین ویستحق الوعید۔ یعنی: یہاں کراہت سے مکروہ تحریمی مراد ہے۔ المجتبٰی کے اس قول کی وجہ سے کہ چالس دن سے زیادہ دیر لگانے میں کوئی عذر (مقبول) نہیں، لہذا اگر ایسا کیا گیا تو پھر عذاب کی دھمکی کا مستحق ہے۔

(ردالمحتار علی الدر المختار، جلد6، صفحہ 407، دار الفکر، بیروت)

امام اہلسنت فرماتے ہیں: چالیس ۴۰ روز سے زیادہ ناخن یا موئے بغل یا موئے زیر ناف رکھنے کی اجازت نہیں، بعد چالس ۴۰ روز کے گنہگار ہوں گے، ایک آدھ بار میں گناہ صغیرہ ہوگا عادت ڈالنے سے کبیرہ ہو جائیگا فسق ہوگا۔

(فتاوی رضویہ، جلد22، صفحہ 478، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

22 ربیع الاول 1446ھ/27 ستمبر 2024ء

متفرقات

بخیل کی تعریف اور اس کی وعید

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ بخیل سے کیا مراد ہے ؟اور بخیل کے لیے کیا وعید آئی ہے؟

User ID:رانا محمد قاسم جمیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ بخل کے لغوی معنی کنجوسی کے ہیں اور جہاں خرچ کرنا شرعایا عادتا یا مروتالازم ہو وہاں وہاں کرچ نہ کرنے والا شخص بخیل کہلاتا ہے، یا جس جگہ مال واسباب خرچ کرنا ضروری ہو وہاں خرچ نہ کرنے والا بھی بخیل کہلاتا ہے۔اور اس کی شدید وعیدیں مروی ہیں ۔باطنی بیماریوں کی معلومات کتاب میں ہے: ’’بُخل کے لغوی معنی کنجوسی کے ہیں اور جہاں خرچ کرنا شرعاً،عادتاً یا مروّتاً لازم ہو وہاں خرچ نہ کرنا بُخل کہلاتا ہے، یا جس جگہ مال واسباب خرچ کرنا ضروری ہو وہاں خرچ نہ کرنا یہ بھی بُخل ہے۔‘‘

(باطنی بیماریوں کی معلومات، صفحہ128،مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اللہ پاک قرآن پاک میں ارشاد فرماتاہے: ’’ وَ لَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَیْرًا لَّهُمْؕ-بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْؕ-سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِؕ-وَ لِلّٰهِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ-وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ‘‘ ترجمہ کنزالایمان: اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہر گز اسے اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لئے برا ہے عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہو گا اور اللہ ہی وارث ہے آسمانوں اور زمین کا اور اللہ تمہارے کاموں سے خبر دار ہے۔ (القرآن، پ4، آل عمران، آیت 180)

صدر الافاضل حضرتِ علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ ’’خزائن العرفان‘‘ میں اس آیت مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں : ’’بخل کے معنی میں اکثر علماء اس طرف گئے ہیں کہ واجب کا ادا نہ کرنا بخل ہے اسی لئے بخل پر شدید وعیدیں آئی ہیں چنانچہ اس آیت میں بھی ایک وعید آرہی ہے ترمذی کی حدیث میں ہے بخل اور بد خلقی یہ دو خصلتیں ایماندار میں جمع نہیں ہوتیں۔ اکثر مُفسّرین نے فرمایا کہ یہاں بخل سے زکوۃ کا نہ دینا مراد ہے۔‘‘مزید فرماتے ہیں : ’’بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ جس کو اللہ نے مال دیا اور اس نے زکوۃ ادا نہ کی روز قیامت وہ مال سانپ بن کر اُس کو طوق کی طرح لپٹے گا اور یہ کہہ کر ڈستا جائے گا کہ میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔‘‘

(خزائن العرفان، تحت الآیۃ سورۃ آل عمران، آیت180)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

5 ربیع الاول 1446ھ/10 ستمبر 2024ء

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کھانے کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا بھول جائیں اور درمیان میں یاد آئے تو کیا کریں؟

User ID: عامر خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ کھانے دوران جب بھی یاد آئے بسم اللہ اولہ و آخرہ پڑھ لینا چاہیے۔ مشکاۃ المصابیح میں ہے: عن امیة بن مخشی قال: کان رجل یاکل فلم یسم حتی لم یبق من طعامه إلا لقمة فلما رفعها إلی فیه قال: بسم الله اوله و آخره فضحك النبی صلی الله علیه وسلم ثم قال: «ما زال الشیطان یاکل معه فلما ذکر اسم الله استقاء ما فی بطنه» ترجمہ: امیہ بن مخشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی کھانا کھا رہا تھا، اس نے بسم اللہ نہیں پڑھی تھی، حتی کہ ایک لقمہ باقی رہ گیا اور وہ لقمہ جب اس نے اسے منہ کی طرف اٹھایا تو اس نے کہا: ''بسم اللہ اولہ و آخرہ'' تو (یہ سن کر) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرا دیے، پھر فرمایا: شیطان اس کے ساتھ کھاتا رہا حتی کہ جب اس نے اللہ کا نام لیا تو اس نے اپنے پیٹ کا سب کچھ قے کر دیا۔

(مشکاۃ المصابیح، حدیث 4203)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

8 ربیع الاول 1446ھ/13 ستمبر 2024ء

توبہ قبول ہونے کی علامت

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیسے پتہ چلے گا میری توبہ قبول ہوگئی ہے رہنمائی فرمادیجئے جزاک اللہ خیرا۔

User ID:ساجد علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوھاب اللھم ھدایة الحق و الصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اس میں کنفرم حکم تو نہیں دیا جا سکتا، البتہ اس کی علامت ہے، اگر اپنے آپ کو آئندہ گناہ سے بچتا دیکھے اور یہ دیکھے کہ اس گناہ پر خوشی نہیں بلکہ ندامت ہو وافسوس اور ربّ کریم کے سامنے نیک لوگوں سے قریب ہو، بُروں سے دُور رہے۔ جو گناہ کر چکا ہے، اس پر غم وغُصّہ اور شرمندگی محسوس کرے تو سمجھو توبہ قبول ہوگئی۔ حضرت امام محمد غزالی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ایک عالم سے پُوچھا گیا: ایک آدمی توبہ کرے، تو کیا اسے معلوم ہو سکتا ہے کہ اس کی توبہ قبول ہوئی ہے یا نہیں؟ فرمایا: اس میں حکم تو نہیں دیا جا سکتا، البتہ اس کی علامت ہے، اگر اپنے آپ کو آئندہ گناہ سے بچتا دیکھے اور یہ دیکھے کہ دل خُوشی سے خالی ہے (اس گناہ پر خوشی نہیں بلکہ ندامت ہو وافسوس) اور ربّ کریم کے سامنے نیک لوگوں سے قریب ہو، بُروں سے دُور رہے، تھوڑی دُنیا کو بہت سمجھے اور آخرت کے بہت عمل کو تھوڑا جانے، دل ہر وَقت اللہ پاک کے فرائض میں مُنْہمِک رہے، زبان کی حفاظت کرے، ہر وَقت غور و فکر کرے، جو گناہ کر چکا ہے، اس پر غم وغُصّہ اور شرمندگی محسوس کرے (تو سمجھ لو کہ توبہ قبول ہوگئی) (مکاشفۃ القلوب، الباب الثامن فی التوبۃ، صفحہ 29)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

8 ربیع الاول 1446ھ/13 ستمبر 2024ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

دعا مانگنے کے کچھ آداب

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ دعا مانگنے کے اداب کیاہیں؟

User ID: ساجد علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ علمائے کرام رحمھم اللہ نے دعا کے کچھ آداب بیان فرمائے ہیں: ☆ باطہارت ہو ☆ قبلہ کی جانِب رُخ ہو ☆ مکمل توجہ کے ساتھ دُعا کرے ☆ دُعا کے اوّل و آخر نبیِّ کریم ﷺ پر دُرود پڑھے ☆ ہاتھوں کو آسمان کی طرف اُٹھائے اور اپنی دُعا میں مسلمانوں کو بھی شامل کرے ☆ قبولیت دعا کے لمحات مثلاً جمعہ کے دن خطبہ کے وقت، بارش برستے ہوئے، اِفطار کے وقت، رات کے تہائی پہر اور ختمِ قرآن کی مجلس وغیرہ کا لحاظ کرے۔ ☆ دونوں ہاتھوں کے درمیان فاصلہ رکھے ☆ نگاہیں نیچی رکھیں ورنہ نظر کمزور ہو جانے کا اندیشہ ہے ☆ ہتھیلیاں آسمان کی طرف پھیلی ہوئی رکھیں۔ حضرتِ سیّدُنا علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: افضل یہ ہے کہ دعا میں دونوں ہاتھوں کو پھیلائے اور ان کے درمیان فاصلہ رکھے اگرچہ قلیل ہو۔ ایک ہاتھ کو دوسرے پر نہ چڑھائے۔ (روح البیان، پ۸، الاعراف، تحت الآیۃ: ۵۵، ۳/۱۷۸، ملتقطاً)

فضائل دعا میں ہے: دعا کے آداب میں سے ہے کہ جب بھی دُعا مانگیں تو نگاہیں نیچی رکھیں ورنہ نظر کمزور ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ دعا کے لئے دونوں ہاتھ اس طرح اٹھائیں کہ سینے کی سیدھ میں رہیں... کندھوں کی سیدھ میں... چہرے کی سیدھ میں... یا اتنے بلند ہو جائیں کہ بغل کی سفیدی نظر آجائے ... چاروں صورتوں میں ہتھیلیاں آسمان کی طرف پھیلی ہوئی رکھیں کہ دعا کا قبلہ آسمان ہے۔

(فضائل دُعا، صفحہ 75 ملخصاً، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

8 ربیع الاول 1446ھ/13 ستمبر 2024ء

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا سر اور داڑھی کے بالوں کا سفید ہونا اسلام میں پسند ہے؟

User ID:محمد قریشی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ بالوں کا سفید ہونا بزرگی اور وقار کی علامت ہے، اور اسلام کی حالت میں بوڑھا ہونے، بالوں کے سفید ہونے کے فضائل احادیث میں مروی ہیں۔ ترمذی شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيْلِ اللهِ وَفِي رِوَايَة: فِي الْإِسْلَامِ كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ: جو شخص اسلام میں بوڑھا ہوا، یہ بڑھاپا اس کے لئے قیامت کے دن نور ہو گا۔

(ترمذی، 3 / 237، حدیث: 1640)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سفید بالوں کو مت اکھاڑو کیونکہ یہ قیامت کے دن نور ہوں گے۔ جس کا ایک بال سفید ہو اللہ پاک اس کے لیے ایک نیکی لکھے گا، اور اس کا ایک گناہ معاف فرمائے گا، اور ایک درجہ بلند فرمائے گا۔

(الترغیب والترہیب، جلد 3، صفحہ 86)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

20 ربیع الاول 1446ھ/ 25 ستمبر 2024ء

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

1701

آن لائن

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ایک عورت کا خاوند فوت ہوا اس نے عدت کے بعد وراثت کی تقسیم سے پہلے آگے نکاح کر لیا، اب دوسرا نکاح کرنے کے بعد کیا وہ پہلے شوہر کی وراثت کی حقدار ہو گی؟

User ID: حسن مجتبیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ بیوہ عورت وراثت کی تقسیم سے پہلے بھی اگر شادی کر لے تو مرحوم شوہر کی وراثت سے حصہ پائے گی کیونکہ وراثت سے محروم کرنے والی صرف چار چیزیں ہیں۔ وارث غلام ہو یا مورث کا قاتل ہو یا کافر ہو یا دار الحرب میں رہتا ہو، اس کے علاوہ کوئی بھی وجہ کسی وارث کو وراثت سے محروم نہیں کر سکتی۔

امامِ اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”وراثت سے محرومی کے صرف چار سبب ہیں کہ وارث غلام ہو، یا مورِث کا قاتل، یا کافر ہو، یا دار الحرب میں رہتا ہو، باقی کوئی ناقابلیت اسے اس کے حقِ شرعی سے محروم نہ کرے گی۔“ (فتاوی رضویہ، جلد 26، صفحہ 291، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فتاوی فیض الرسول میں ہے: دوسری شادی کرنے کے بعد بھی عورت اپنے متوفی شوہر کی جائیداد میں حصہ پانے کی مستحق ہے۔ (فتاوی فیض الرسول، جلد 2، صفحہ 728، شبیر برادرز، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

22 ربیع الاول 1446ھ / 27 ستمبر 2024ء